

مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ (حدیث)  
اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ بوجھ دیتا ہے۔

# المختصر

رسالہ فقہ شافعی

تالیف

مولانا احمد اللہ (احمد جنگ)

ناشر

معہدامام حسن البنا شہید۔ بھٹکل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

سلسلہ اشاعت: (۳۶)

نام کتاب :	المختصر
تصنیف :	مولانا احمد اللہ (احمد جنگ)
صفحات :	۷۲
قیمت :	۶۰ روپے
تعداد :	۲۰۰۰
ملنے کے پتے :	مولانا ابوالحسن ندوی اسلامک کینڈی۔ بھٹکل پوسٹ بکس نمبر ۳۰۔ کرناٹک ملکیتہ الشباب العلمیۃ۔ ندوہ روڈ۔ لکھنؤ

ناشر

معہدامام حسن البنا شہید  
پوسٹ بکس نمبر ۱۳۱، بھٹکل 581320 کرناٹک

## فہرست مضامین

۶	حیض، نفاس و استحاضہ	۱۶	مسنون غسل	۲۱
۷	مدت حیض و نفاس	۱۶	تیمم	۲۲
۹	طہر و حمل	۱۶	تیمم کے شرائط	۲۲
۱۰	استنجاء	۱۷	تیمم کے فرائض	۲۲
۱۰	مسواک	۱۸	تیمم کی سنتیں	۲۳
۱۲	وضو	۱۸	مبطلات تیمم	۲۳
۱۳	وضو کے فرائض	۱۸	جمیرہ	۲۳
۱۳	وضو کی سنتیں	۱۹	مترق	۲۳
۱۵	نوافل وضو	۱۹	نماز	۲۳
۱۵	موزعہ پر مسح	۲۰	فرض نمازیں	۲۳
۱۵	شرائط	۲۰	سنت نمازیں	۲۳
۱۵	مدت	۲۰	نفل	۲۵
۱۵	مبطلات موزعہ	۲۰	نماز کے شرائط و وجوب	۲۵
۱۵	غسل	۲۰	نماز کے شرائط و صحت	۲۵
۱۵	موجبات غسل	۲۰	نماز کے ارکان	۲۶
۱۵	غسل کے فرائض	۲۱	نماز سے پہلے کی سنتیں	۲۷
۱۶	غسل کی سنتیں	۲۱	ابغاض	۲۹

۳۹	شرائط	۳۹	نماز خوف	۳۹
۳۹	ارکان حج	۳۹	جنازہ	۳۹
۳۸	ارکان عمرہ	۴۰	غسل	۳۹
۳۸	واجبات حج	۴۰	کفن	۳۳
۳۸	حج و عمرہ کی سنتیں	۴۰	نماز	۳۳
۳۹	محرمات احرام	۴۱	ذبح	۳۳
۵۰	متر و کاتب	۴۲	زکات	۳۳
۵۰	دماغ و اجہ	۴۲	وجوب زکات کی شرطیں	۳۳
۵۱	حرمت حرم	۴۲	زکات کی چیزیں	۳۳
۵۱	ذبیحہ	۴۳	فطرہ	۳۳
۵۱	واجبات ذبح	۴۳	مستحقین زکات	۳۳
۵۱	ذبح کی سنتیں	۴۳	منوعین زکات	۳۵
۵۱	آلہ ذبح	۴۳	روزہ	۳۵
۵۲	مجاز ذبح	۴۳	واجب ہونے کی شرطیں	۳۶
۵۲	حلال و حرام جانور	۴۵	ارکان	۳۶
۵۲	شکار	۴۵	مبطلات	۳۶
۵۲	شرائط	۴۶	مستحبات	۳۷
۵۳	قربانی	۴۶	کفارہ	۳۷
۵۳	مدت	۴۷	اعتکاف	۳۸
۵۳	طعام	۴۷	حج	۳۸

عقیقہ	۵۴	ذوی الارحام	۶۱	ایلاء	۶۸
شفعہ	۵۴	وصیت	۶۱	ظہار	۶۸
وقف	۵۵	شرائط	۶۲	عدت	۶۹
ہبہ	۵۵	نکاح	۶۲	رضاعت	۶۹
فرائض	۵۶	ارکان نکاح	۶۳	نفقہ	۷۰
ارکان	۵۶	شرائط	۶۳	حضانہ	۷۰
اسباب	۵۶	ولایت	۶۴	متصرفات	۷۱
رکاوٹوں کی نفی	۵۶	محرمات	۶۴	ارث و	۷۱
شرائط	۵۶	مہر	۶۵	تارک نماز	۷۱
وارثین	۵۷	ولیمہ	۶۶	مساہقت	۷۱
عصبات	۵۸	خلع	۶۶	ایمان یعنی قسمیں	۷۲
مقررہ حصے	۵۸	طلاق	۶۶	کفارہ	۷۲
حبس	۵۹	رجعت	۶۸	نذر	۷۲

## عرض ناشر

اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان کہ اس کی ذات لاشریک نے معہد امام حسن الہنا شہید کو فقہ شافعی کے تعلق سے چھوٹی بڑی بہت سی کتابوں کی طباعت کی توفیق عطا فرمائی ہے، جن میں مولانا احمد اللہ (احمد جنگ) کی المہموط بھی ہے، جو ابھی دو سال قبل مرکز انطا بطی کے تعاون سے شائع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہے، موصوف کی فقہ کے مضمون پر دو کتابیں ’’مختصر‘‘ اور ’’الموسط‘‘ کے نام سے بھی ہیں جو آج سے تقریباً چالیس سال پہلے کئی مرتبہ شائع ہوئی تھیں، لیکن اب معدوم ہوئی جا رہی ہیں، جب ہم نے ’’المہموط‘‘ کا ایک نسخہ قاضی شہر بھٹکل و استاذ محترم مولانا احمد اقبال صاحب ملا ندوی مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا تو مولانا محترم نے ان دو کتابوں کی طرف توجہ مبذول کرائی، اس وقت سے ہمیں پر دووں کتابوں کی اشاعت کی فکر سواتر رہی، ہم نے مرکز انطا بطی کی خدمت میں درخواست کی کہ ان دو کتابوں کی طباعت کی ذمہ داری بھی وہی لے، جس کو ذمہ داران نے قبول کیا، ہم اس علم ووقتی پر ان کے نہایت ہی مشکور اور ممنون ہیں، اللہ تعالیٰ تمام ذمہ داروں اور مہران کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ساتھ ہی ہم استاذ محترم مولانا احمد اقبال صاحب ملا ندوی کے مشکور ہیں کہ آپ نے احقر کے کہنے پر پاک و بیغ پیش لفظ تحریر فرمایا اور صحت افزائی کی جفا جالندہ احسن و الجواد۔ ان دونوں کتابوں کو زینت و بیغ سے آراستہ کرنے میں ہمارے عزیز شاگرد ڈاکٹر عبدالحید الطہر ندوی نے بڑا ساتھ دیا ہے، ساتھ ساتھ موصوف نے ان کتابوں پر مقدمہ ذیل کام کیے ہیں:

۱۔ اس کتاب میں بعض جگہوں پر عقائد کو تنبیہ کرنے کی ضرورت پڑی تا کہ مفہوم زیادہ سے زیادہ واضح ہو۔ صرف عبارت میں ترمیم کی گئی ہے لیکن مفہوم کو بہو بہو باقی رکھا گیا ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔

۲۔ بعض جگہوں پر صرف الفاظ کو تنبیہ مل گیا گیا ہے، دوسرے الفاظ میں عبارت کو زیادہ سے زیادہ آسان بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ اصل کتاب میں بڑے بڑے پیرا گراف ہیں، ان کو چھوٹے چھوٹے پیرا گراف میں تبدیل کیا گیا ہے۔

۴۔ بعض جگہوں پر ذیلی عنوان کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔

اللہ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کتابوں کی افادیت میں اضافہ فرمائے۔

محمد ناصر سعید اکرمی

ناظم معہد امام حسن الہنا شہید

ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

## پیش لفظ

مولانا محمد اقبال صاحب ملام مدوی  
(قاضی شہر بھنگل و نائب صدر جامعہ اسلامیہ بھنگل)

الحمد لله رب العالمين الذي علم بالقلم، علم الإنسان ما لم يعلم، والصلاة والسلام على سيدنا محمد سيد المرسلين وعلى آله وصحبه وبلغ وسلم، أما بعد  
مولانا احمد انند (احمد جنگ) حیدر آبادی کی فقہ شافعی کے موضوع پر تین کتابیں بڑی اہم ہیں اور ان کو بڑی مقبولیت حاصل ہوئی ہے، پہلی "المختصر"، دوسری "الموسم" اور تیسری جو بڑی تفصیلی ہے "الموسم" ہے، یہ تینوں کتابیں دراصل شیخ ابوشجاع کی عربی کتاب "متن الغایہ" کا ترجمہ اور اس کی عربی شرح و حواشی کا ترجمہ ہے، جس میں موصوف نے اپنی طرف سے دیگر کتابوں سے موجودہ حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اضافے بھی کیے ہیں۔  
یہ تینوں کتابیں تقریباً پچھتیس چالیس سال قبل مکی مرتبہ زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، لیکن ادھر طویل مدت سے اس کی طباعت نہیں ہو رہی تھی اور نایاب ہوتی جا رہی تھیں، مجدد امام حسن البنا نے ان میں سے ایک مفید اور مفصل کتاب "الموسم" کو نئے انداز اور مزید تحقیق و ترتیب جدید کے ساتھ ایک سال قبل شائع کیا اور مجدد کے ذمہ دار و ناظم مولانا محمد ناصر صاحب اکرمی (استاذ جامعہ اسلامیہ بھنگل) نے مجھے ایک مطبوعہ نسخہ دیا، جسے دیکھ کر اس کتاب کے تعلق سے پرانی یادیں تازہ ہو گئیں اور میرے ذہن میں اس کے علاوہ دو کتابوں کی اہمیت کا بھی خیال آیا، جن کو بہت سے اسکولوں میں پڑھایا جاتا تھا اور بھنگل میں بھی ان سے بہت استفادہ کیا جا چکا ہے، خصوصاً انجمن حائے مسلمین بھنگل کے تحت چلنے والے اسلامیہ اینگلو اردو ہائی اسکول میں، انھوں نے بھی مولانا محمود خیال مرحوم سے ان

کتابوں کو حرفاً حرفاً پڑھا ہے۔

اسی وقت میں نے مولانا موصوف کو شورو دیا کہ احمد جنگ کی باقی دو کتابیں بھی نئے انداز میں طبع کی جائیں تو بڑا فائدہ ہوگا۔ خاص کر "الموسم" عام لوگوں کے لیے بڑی مفید ہے، جو طویل بھی نہیں ہے اور اس میں اختصار کے ساتھ عبادات و معاملات کے زیادہ تر مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مولانا موصوف نے ہماری رائے کو قابل اعتبار سمجھا اور ان دونوں کتابوں کو اب زیور طبع سے آراستہ کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کتابوں سے امت مسلمہ کو فائدہ پہنچے اور ان کا فیض زیادہ سے زیادہ عام ہو، اور اس کی طباعت میں کسی بھی طرح تعاون اور شرکت کرنے والوں کو جزائے خیر سے نوازے۔

محمد اقبال ملام (مدوی)

۱۸۔ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ

## تمہید

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين وآله المطهرين وأصحابه المتقين.

اولاد کی صلاح و فلاح کا خیال بسا اوقات والدین کے لیے مودب خیر و برکت ہوتا ہے، اسی طرح مجھ کو بھی اپنے لڑکوں کی دینی تعلیم کی فکر ہوئی تو حسین اتفاق سے خدا غریب رحمت کرے حضرت والدہ مغفورہ کو کہ ان کے کتب خانہ میں شیخ ابوشجاع رحمۃ اللہ علیہ کے ”متن التقریب“ پر شیخ ابراہیم بنجوری کی دو ضخیم جلدیں ہاتھ لگیں۔ ”التقریب“ کا متن نہایت معتمد، جامع اور مانع اور میرے مقصد کے عین مطابق تھا۔ اس کا ترجمہ کیا اور مبتدی کی سہولت کے لیے بعض مفید اضافے کیے۔ عبادات کے ساتھ معاملات کے وہ شیعے شریک کیے جو فی الوقت رائج ہیں۔

میں استاذی مولوی عبدالقدیر صاحب صدیقی دام اللہ فیوضہ، ڈاکٹر مولوی حمید اللہ صاحب، مولوی سید بادشاہ حسینی صاحب، مولوی مناظر احسن صاحب گیلانی، مولوی عبد القدیر صاحب بدایونی، مولوی سید محمود صاحب، مفتی صالح باحلاب صاحب کامنوں ہوں کہ اپنے اپنے نقایہ نظر سے اس کا مطالعہ کیا اور مشورے دیے۔ عزیز مکرّم مولوی ابوطیب محمد سبکی صاحب نے اس رسالہ کا نام ”مختصر“ سننے ہی اس پر ”ال“ کا اضافہ کر کے ”المختصر“ (۱۳۱۱ھ) میں سن بھری کی تاریخ کہہ دی۔

اختصار کے ساتھ امام شافعی رضی اللہ عنہ اور شیخ ابوشجاع رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات کا اندراج اس موقع پر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

## امام شافعی رضی اللہ عنہ

امام شافعی رضی اللہ عنہ کا نسب ابو عبد اللہ بن محمد بن ادريس بن العباس بن عثمان بن شافع بن السائب ہے۔ آپ بنی ہاشم کے خاندان سے ہیں۔ جدّ سوم کی نسبت سے آپ شافعی مشہور ہوئے۔ ۱۵۰ ہجری میں آپ غزہ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں تعلیم پائی، سات سال کی عمر میں قرآن مجید اور دس سال کی عمر میں حدیث میں موطا حفظ کیا۔

مکہ میں مسلم بن خالد زہری مفتی مکہ سے اور یزید بن طیبہ میں امام مالک رضی اللہ عنہ سے آپ کلمہز رہا۔ بغداد شریف میں مذہب قدیم پر تصانیف لکھی عمر کا آخری حصہ مصر میں گزارا اور جامع عمروں میں مذہب جدید کی بناء ڈالی۔ ۲۰۴ھ (۲۰۳ھ) میں ۴۰ سال کی عمر میں وفات پائی مصر کے قاہرہ کے جنوبی حصہ میں آپ کا مزار ہے۔

## شیخ ابوشجاع

شیخ ابوشجاع شہاب الملوک والد بن اقی الدین احمد بن الحسن بن احمد اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے امام اور قاضی تھے۔ منصب وزارت پر بھی فائز ہوئے تھے۔ آپ اتنے مالدار تھے کہ مستحقین میں زکات کی تقسیم کے لیے آپ کی جانب سے دس اشخاص مامور تھے۔ آپ نے دنیا کو ترک کیا اور مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی۔ مسجد نبوی کی جاروب کشی کرتے، چارچ روشن کرتے اور حجرہ نبوی کی صفائی کرتے تھے، ایک سو ساٹھ سال کی عمر میں چار سو اٹھائے اسی ہجری (۲۸۸ھ) میں وفات پائی۔

آپ کا مزار مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی کے باب جبریل سے متصل جنوب شرق میں ہے۔ درازی عمر کے باوجود آپ کا کوئی عضو بے کار نہیں ہوا تھا۔ سبب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”حَفِظْنَا فِي الصَّغَرِ فَحَفِظَهَا اللَّهُ فِي الْكِبَرِ“، یعنی ہم نے اپنے اعضاء کی بچپن میں حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے میں ان کی حفاظت کی۔

یہ مختصر رسالہ ان ہی بزرگ کے متن کا ترجمان منت ہے۔

جن توقعات کے ساتھ اس رسالہ کی اشاعت کی جا رہی ہے، اگر اس کا عشر عشر فائدہ

بھی برادرانِ ملت کو پہنچا تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت ٹھکانے لگی۔ اُدام اللہ الشفع بہ۔ آمین  
احمد اللہ

۲۷ ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ ہجری

طبع دوم کی اشاعت کے بعد کسی قدر توضیح کے ساتھ دوسرا رسالہ ”الموسم“ ۱۳۶۳ھ میں شائع کیا۔ اور اب الموسط کے نام سے اسی سلسلہ کی تیسری اور آخری شرح کی تالیف میں مصروف تھا اور عبادات کا بیان ختم کر چکا تھا کہ مختصر کے بار دوم کی نوبت آئی۔ آخر الذکر ہر دو رسالہ جات کی تالیف کے وقت المختصر میرے پیشِ نظر رہا اور چون کہ اس میں وقفہ فوقتاً ضروری ترمیمات و اصلاحات کیے تھے اس لیے یہ دوسرا نقش پہلے سے بہتر ہے۔  
احمد جنگ

سوامی کوڑہ - حیدرآباد

۱۲ رجب المرجب ۱۳۶۹ھ

طبع سوم: ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

## اقتباسِ آراء

مولانا سید محمد ہاشم صاحب

آپ کا ترجمہ کردہ رسالہ فقہ شافعی دیکھا، بڑی مسرت ہوئی، آپ نے حضراتِ شافعیہ کے لیے تمام مسائل فقہیہ کو ایک جگہ جمع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس پر خلوص خدمت کا بہتر سے بہتر بدلہ آپ کو عطا فرمائے۔

مولانا سید محمود صاحب مفتی

اس رسالہ مفیدہ کے مطالعہ سے دعا کو، مستفید اور مسرور ہوا اور من اذلہ الی آخرہ حرفاً حرفاً پڑھ لینے کے بعد بے ساختہ خلوصِ دل سے فاضل مصنف کے لیے دعا لکھی۔ کتاب کے مؤلف علیہ اور قابلِ استناد و اعتبار ہونے کے لیے ”الترغیب“ جیسے مستند متین اور محمد بن قاسم غزی کے قابلِ استناد حاشیے اور علامہ بیہوری کی معتبر شرح کا حوالہ مقلدین کی تشفی و اطمینان کے لیے بالکل کافی وافی ہے۔ فی الحقیقت اس مختصر مفید متن کی تصنیف سے جناب نے مقلدینِ مذہب سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر ایک احسانِ عظیم فرمایا ہے جو عربیت سے نابلد یوں۔ یہ مفید رسالہ اس قابل ہے کہ طلبائے دینیات شوافع کے درسِ نصاب میں شریک کیا جائے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

مولانا محمد عبدالقادر صاحب بدایونی

رسالہ دیکھا، واقعی فقہ شافعیہ میں ایک نادر مختصر مفید رسالہ ہے، اس کی طباعت سے حضراتِ شافعیہ کو بڑا نفع ہوگا۔ رب العزت آپ کی یہ سعی مشکور فرمائے۔ آمین



مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی

فقہ شافعیہ کے نام سے اردو میں ایک مختصر لیکن اپنی جامعیت و مانعیت میں بے نظیر رسالے کا خاکسار نے مطالعہ کیا، یہ ایک بڑے شافعی عالم کی کتاب کا ترجمہ یا خلاصہ مزید مفید اضافوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

جہاں تک میں عرض کر سکتا ہوں ترجمہ سلیس، قابل فہم اور صحیح بھی ہے، اور جو اضافے کیے گئے ہیں وہ بڑے قیمتی ہیں۔ خدماتِ ترجم و ملخص کو جزائے خیر دے۔ کاش حنفیوں کے لیے بھی اس قسم کا کوئی جامع مفید متن اردو میں ہوتا۔

ماہنامہ ترجمان القرآن (جلد ۲۶ بابت محرم و صفر ۱۳۶۴ھ)

امام ابو عبد اللہ محمد بن ادریس شافعی ف ۲۰۴ ہجری کی فقہ پر نہایت مختصر، مفید اور جامع رسالہ ہے۔ یہ اصل میں قاضی ابو شجاع احمد بن حسین اسمٰعیلی ف ۳۸۸ ہجری کے رسالہ ”الترغیب“ پر مبنی ہے اس کے علاوہ مرتب نے بعض شرحوں اور حاشیوں سے بھی مدد لی ہے۔ ہم نے جاہجاسے رسالہ کو دیکھا، طرزِ ادا صاف، سلیس اور بکثرت پایا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ فقہ شافعی سے ابتدائی واقفیت کے لیے یہ رسالہ کافی و شافی ہے۔

رسالہ معارف اعظم گڑھ (ماہ ستمبر ۱۹۴۵ء)

یہ رسالہ ابو شجاع ثقی الدین شافعی المتوفی ۳۸۸ کے ایک فقہی رسالہ غایۃ الاختصار کا اردو ترجمہ ہے، مترجم نے شیخ ابراہیم بن جوری کی شرح اور محمد بن قاسم غزی کے حاشیہ سے جاہجا مفید اضافے اور الفاظ کی تشریحات بھی کر دی ہیں، یہ رسالہ اختصار کے باوجود فقہی مسائل کا جامع ہے، اور روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، ذبیحہ، قربانی، ہیہ، شفعہ، وراثت، وصیت، نکاح و طلاق کے تمام ضروری مسائل آگے ہیں۔ شوافع کے لیے یہ رسالہ خاص طور پر مفید اور کارآمد ہے، اور دوسرے مذاہب کے اشخاص بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

## طہارت

پانی

ذریعہ کے لحاظ سے پانی کی آٹھ قسمیں ہیں:

۱۔ پینہ (بارش) کا پانی۔

۲۔ سمندر کا پانی۔

۳۔ نہر کا پانی۔

۴۔ کنوئیں کا پانی۔

۵۔ چشمے کا پانی۔

۶۔ تالاب کا پانی۔

۷۔ برف کا پانی۔

۸۔ اولے کا پانی۔

نہر سے مراد بہتا ہوا پانی ہے جیسے ندی اور دریا۔

صفت کے لحاظ سے پانی کی چار قسمیں ہیں:

۱۔ پاک ہو، پاک کرنے والا ہو، مکروہ نہ ہو جیسا کہ عام پانی۔

۲۔ پاک ہو، پاک کرنے والا ہو اور بدن کی طہارت کے لیے مکروہ ہو، جیسا کہ

وحات کے برتن میں دھوپ سے گرم ہوا پانی۔

۳۔ پاک ہو، پاک کرنے والا نہ ہو، جیسا کہ مستعمل پانی جو فرض وضو اور فرض غسل

میں استعمال کیا گیا ہو اور وہ پانی جس میں پاک چیز کی آمیزش کی وجہ سے بُو پیدا ہو گئی ہو یا

جس کا مزہ یا رنگ بدل گیا ہو۔

۴۔ نجس پانی جس میں نجاست ملی ہو اور قلین سے کم ہو یا یہ قلین ہو مگر بدل گیا ہو۔

**قلین** وزن میں دو سو تین سیر دس تولہ (وزن میں ۱۹۲۸۵ کلوگرام ہے)، پینائش میں سوا ہاتھ مکعب اور دائرہ میں قطر میں ایک ہاتھ اور عمق میں ڈھائی ہاتھ ہے۔

**بوقن** سوئے چاندی کے استعمال کرنا جائز نہیں۔

**لباس** ریشمی اور انگوٹھی سوئے کی پہنا نما مرد کے لیے حرام اور عورت کے لیے جائز ہے۔

سوئے کی مقدار کی کمی اور زیادتی حرمت میں یکساں ہے۔

کپڑے میں ریشم ہو تو یا اون ملا ہو اور ریشم کی مقدار غالب نہ ہو تو جائز ہے۔

## نجاست

ہر ایک نرم چیز جو دونوں شرم گاہوں سے نکلے وہ نجس ہے، سوائے منی کے۔ جس جگہ

پیشاب یا پاخانہ نکلے اس کا دھونا واجب ہے، سوائے ایسے کم عمر لڑکے کے پیشاب کے جو غذا

کے طور پر کھانا پیتا نہ ہو، ایسے بچے کا پیشاب پانی چھڑکنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

کوئی نجاست معاف نہیں ہے، سوائے تھوڑے سے خون اور پیپ کے۔

ایسا جانور جس میں خون نہ ہو برتن میں گر کر مر جائے تو برتن نجس نہیں ہوتا۔

**زندہ جانور** پورا پاک ہے، مگر سو را اور ان جانوروں کے علاوہ جو ان کے

ملاپ سے پیدا ہوں۔

جانور کا کوئی حصہ جو اس کی زندگی میں کاٹا جائے مردار ہے، سوائے کھانے کے

لائق جانوروں کے بالوں کے۔

**مردہ جانور** پورا نجس ہے، سوائے مچھلی، بڑی اور آدمی کے۔

جانور کا چمڑا اغت سے پاک ہوتا ہے، سوائے کتے، سو را اور ان کے ملاپ سے پیدا شدہ

جانور کے چمڑے کے۔ مرے ہوئے جانوروں کی بڑی اور بال نجس نہیں ہوائے آدمی کے۔

آدمی کا بدن، لباس اور برتن وغیرہ جو کتے اور سو را وغیرہ کی رطوبت سے نجس

ہو جائے اس کو سات دفعہ دھونا واجب ہے، اس میں ایک دفعہ مٹی استعمال کی جائے۔

کسی دوسری نجاست کو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے، لیکن تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔

شراب اپنی ذات سے سرکہ بن جائے تو پاک ہے اور کسی دوسری چیز کی آمیزش سے

بنے تو پاک نہیں۔ شراب کے برتن کا حکم وہی ہے جو شراب کا ہے۔

## حدث

**حدث** اس حالت کو کہتے ہیں جس کے واقع ہونے سے طہارت واجب ہوتی ہے۔

**حیض** وہ خون ہے جو عورت کی پیشاب گاہ سے صحت کی حالت میں بغیر زہنگی

کے نکلا ہو۔ اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

**نفاس** وہ خون ہے جو زہنگی کے بعد نکلتا ہے۔

**استحاضہ** وہ خون ہے جو بیماری کی وجہ سے حیض اور نفاس کے دونوں کے علاوہ

نکلتا ہے۔

حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات اور زیادہ سے زیادہ پندرہ دن اور

عام طور پر چھ یا سات دن ہے۔ کم سے کم عمر جس میں عورت کو حیض آ سکتا ہے نو سال ہے۔

نفاس کی کم سے کم مدت ایک لحظہ اور زیادہ سے زیادہ ساٹھ دن اور عام طور پر چالیس

دن ہے۔

عورت کی پائی کی مدت کم سے کم پندرہ دن اور زیادہ سے زیادہ کے لیے کوئی حد نہیں ہے۔

حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ چار سال اور عام طور پر نو مہینے ہے۔

**حیض اور نفاس کے زمانے میں نو چیزیں حرام ہیں:**

۱۔ نماز۔

۲۔ قرآن کا چھونا اور اٹھانا۔

۳۔ طواف۔



۴۔ قرآن پڑھنا۔

۵۔ مسجد میں داخل ہونا۔

۶۔ روزہ۔

۷۔ جماع۔

۸۔ عورت کے بدن کے اس حصے سے لذت حاصل کرنا جو ناف اور گھٹنے کے

درمیان ہے۔

۹۔ اور طلاق۔

روزہ کی قضا واجب ہے، نہ کہ نماز کی۔

**جنابت میں پانچ چیزیں حرام ہیں:**

۱۔ نماز۔

۲۔ قرآن کا چھونا اور اٹھانا۔

۳۔ طواف۔

۴۔ قرآن پڑھنا۔

۵۔ مسجد میں ٹھہرنا۔

**جنابت اس حالت کو کہتے ہیں جس میں غسل واجب ہوتا ہے۔**

**بے وضو کے لیے تین چیزیں حرام ہیں:**

۱۔ نماز۔

۲۔ قرآن کا چھونا اور اٹھانا۔

۳۔ طواف۔

استحاضہ بھی اسی میں داخل ہے۔

## استنجاء

پیشاب اور رفق حاجت کے بعد شرم گاہوں سے نجاست دور کرنا واجب ہے۔

افضل یہ ہے کہ نجاست کو پہلے ڈھیلوں سے صاف کرے اور پھر پانی سے دھوئے۔ صرف پانی پر اکتفا کرنا جائز ہے، یا تین ڈھیلوں پر اگر بدن صاف ہو سکے۔ دونوں میں سے ایک پر اکتفا کرنا جائز ہے تو پانی افضل ہے۔

کھلی جگہ میں قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے بیٹھنے سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ ٹھہرے ہوئے پانی میں، پھل دار درخت کے نیچے، راستے میں اور سوراخ میں پیشاب یا پاخانہ نہ کریں۔

رفع حاجت کے وقت بات نہ کریں، سورج اور چاند کی طرف منہ اور پشت نہ کریں۔

## مسواک

مسواک کرنا ہر حال میں مستحب ہے، لیکن روزے دار کے لیے سورج کے زوال سے غروب تک مکروہ ہے۔

مسواک کرنا تین موقعوں پر نہایت ہی مستحب ہے:

۱۔ جب کہ منہ میں بوی پیدا ہو جائے زیادہ دیر بات نہ کرنے سے یا کسی اور وجہ سے۔

۲۔ نیند سے بیدار ہونے پر۔

۳۔ اور نماز سے پہلے۔

## وضو

**فرائض:** وضو میں چھ چیزیں فرض ہیں:

۱۔ چہرہ دھوتے وقت نیت: "تَوَيْتُ فَرَضَ الْوُضُوءِ" میں فرض وضو نیت کرتا ہوں۔

۲۔ چہرہ دھونا۔

۳۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۴۔ سر کے کچھ حصہ کا مسح کرنا۔

۵۔ دونوں پاؤں تختوں سمیت دھونا۔

۶۔ ترتیب اسی سلسلہ سے۔

**سننیں:** وضو میں دس چیزیں سنت ہیں:

۱۔ نیت کے ساتھ: بِسْمِ اللّٰهِ اَنَا تَوَيْتُ سُنَّۃَ الْوُضُوْءِ ”میں وضو کی سنتوں کی نیت کرتا ہوں۔

۲۔ پانی کے برتن میں ہاتھ ڈوبنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھونا۔

۳۔ منہ میں۔

۴۔ اور ناک میں پانی لینا۔

۵۔ پورے سر۔

۶۔ اور پورے کان کا مسح کرنا۔

۷۔ داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔

۸۔ داہنے ہاتھ پاؤں کو بائیں سے پہلے دھونا۔

۹۔ ہمدہ طہارت تین تین بار کرنا۔

۱۰۔ مسلسل کرنا۔

**نواقض:** وضو یا نجی چیزوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔ کوئی چیز پیشاب یا پاخانہ کے راستوں سے نکلے۔

۲۔ نیند آجائے بخفی ہوئی حالت کے علاوہ میں۔

۳۔ بے ہوش ہو جائے نشہ یا بیماری کی وجہ سے۔

۴۔ کسی نا محرم کا بدن چھو جائے۔ نا محرم اس شخص کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح

ہو سکتا ہے۔

۵۔ آدمی کی پیشاب گاہ یا ہاتھ کے اندرونی حصے سے چھو جائے۔

تو لہجہ جدید میں مقعد کے حلقے کے چھو جانے سے بھی وضو ٹوٹتا ہے۔

## موزہ پر مسح

**شرائط:** موزوں پر مسح چار شرطوں پر جائز ہے:

۱۔ طہارت کے بعد موزے پہننے۔

۲۔ موزے پاؤں کے اس حصے کو ڈھانچیں جس کا دھونا وضو میں فرض ہے۔

۳۔ موزے ایسے ہوں جن کو پہن کر چانا پھرنا آسان ہو۔

۴۔ موزے پاک ہوں۔

قیام کرنے والا ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے اور مسافر تین دن اور تین

رات مدت اس وقت سے شمار ہوگی جب کہ موزے پہننے کے بعد پہلی مرتبہ وضو ٹوٹے، اگر

قیام کی حالت میں مسح کرے اور سفر پر جائے یا سفر میں رخ کرے اور قیام کرے تو قیام کے

مسح کی تکمیل ہوگی۔

**مبطلات:** موزوں کا مسح تین چیزوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔ موزے نکال دیے جائیں۔

۲۔ مدت گزر جائے۔

۳۔ یا غسل واجب ہو جائے۔

## غسل

**موجبات:** وہ امور جن کے وجود میں آنے سے غسل واجب ہوتا ہے چھ ہیں،

تین امور مرد اور عورت دونوں کے لیے عام ہیں:

۱۔ مرد اور عورت کی شرم گاہوں کا ملنا۔

۲۔ منی نکلنا۔

۳۔ موت۔

تین امور عورت کے لیے مخصوص ہیں:

۱۔ حیض۔

۲۔ نفاس۔

۳۔ ولادت۔

**فرائض غسل:** غسل میں تین چیزیں فرض ہیں:

۱۔ نیت کرنا: ”تَوَيْتُ قَرُوضَ الْغُسْلِ“ میں فرض غسل کی نیت کرنا ہوں۔

۲۔ نجاست کا دور کرنا اگر بدن پر ہو۔

۳۔ پانی بہانا تمام بدن پر اور بالوں میں۔

**سننیں:** غسل کی سننیں پانچ ہیں:

۱۔ بسم اللہ کہنا۔

۲۔ غسل سے پہلے وضو کرنا۔

۳۔ بدن پر ہاتھ پھیرنا۔

۴۔ مسلسل دھونا۔

۵۔ اور دائیں جانب کو بائیں سے پہلے دھونا۔

**مسنون غسل:** سترہ غسل مسنون ہیں:

۱۔ جمعہ کا غسل۔

۲۔ میت کو پہلانے کے بعد۔

۳۔ عید الفطر کے دن۔

۴۔ عید الاضحیٰ کے دن۔

۵۔ بارش کی نماز کے وقت۔

۶۔ سورج گہن کی نماز کے وقت۔

۷۔ چاند گہن کی نماز کے وقت۔

۸۔ کافر جب اسلام لائے۔

۹۔ مجنون۔

۱۰۔ اور بے ہوش جب ہوش میں آئے۔

۱۱۔ حج کی نیت کرتے وقت۔

۱۲۔ مکہ میں داخل ہوتے ہوئے۔

۱۳۔ عرفہ میں ٹہرنے کے لیے۔

۱۴۔ مزدلفہ میں ٹہرنے کے لیے۔

۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

تیمم

**شرایط:** تیمم کے پانچ شرائط ہیں:

۱۔ تشریفاً پیاری کا عذر ہو۔

۲۔ نماز کا وقت آجائے۔

۳۔ پانی کو تلاش کر چکے۔

۴۔ پانی کا استعمال دشوار ہو۔

۵۔ مٹی پاک ہو اور اس میں غبار ہو۔

**فرائض:** تیمم میں چار چیزیں فرض ہیں:

۱۔ نیت: ”تَوَيْتُ اسْتِباحَةَ فَرَضِ الصَّلَاةِ“ میں فرض نماز کے جائز ہونے کی

نیت کرتا ہوں۔

۲۔ چہرے کا مسح۔

۳۔ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح۔

چہرے اور ہاتھوں کے لیے علی حدہ مٹی پر ہاتھ مارنا بھی فرض ہے۔  
۳۔ ترتیب۔

**سننیں:** تیمم کی سننیں تین ہیں:

۱۔ بسم اللہ کہنا۔

۲۔ داہنے ہاتھ کا مسح بائیں سے پہلے کرنا۔

۳۔ مسلسل مسح کرنا۔

**مبطلات:** تیمم تین چیزوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔ ان امور سے جن سے وضو ٹوٹتا ہے۔

۲۔ پانی نظر آنے سے جب کہ نماز میں نہ ہو۔

۳۔ مردہ ہونے سے۔

**جبیرہ:** رزم کی پٹی پر مسح کر کے تیمم کرے اور نماز پڑھے تو دوبارہ نماز پڑھنے کی

ضرورت نہیں، بشرطیکہ پٹی پاک جگہ پر باندھی گئی ہو۔

**متفرق:** ہر فرض نماز کے لیے علی حدہ تیمم کرے اور ایک تیمم سے چشتی نفل نمازیں

چاہے ادا کرے۔

## نماز

**فرض نمازیں پانچ ہیں:** صبح، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

**صبح** کی دو رکعت ہیں اور اس کا اول وقت صبح صادق کے طلوع کے بعد ہے اور

اختیاری وقت (ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس یہ وقت منجھ ہے) روشنی نکلنے تک اور وقت جواز

سورج کے طلوع تک ہے۔

**ظہر** کی چار رکعت ہیں ظہر کا وقت سورج کے زوال کے بعد شروع ہوتا ہے

اور جب کہ ہر چیز کا سایہ، سایہ اصلی (سایہ اصلی ٹھیک زوال کے وقت کا سایہ ہے) کے علاوہ مثل

(جس چیز سے سایہ ناپا جائے اس کے طول کے برابر سایہ کو سایہ مثل کہتے ہیں) کے سایے کے برابر ہو جائے ختم ہو جاتا ہے۔

**عصر** کی چار رکعت ہیں عصر کا اول وقت اس وقت ہوتا ہے جب کہ ہر چیز کا

سایہ، سایہ اصلی کے علاوہ اس کے مثل سے زیادہ ہو جائے اور آخر وقت اختیاری دو مثل

کے سایہ تک اور وقت جواز سورج کے غروب تک ہے۔

**مغرب** کی تین رکعت ہیں۔ مغرب کا وقت سورج کے غروب کے بعد ہے، اس

انداز پر کہ اذان دی جائے، وضو کرے، کپڑے پہنے، اقامت کہے اور پانچ رکعت نماز

پڑھے۔ اور وقت جواز شفق کی سرفی کے غائب ہونے تک ہے۔

**عشاء** کی چار رکعت ہیں۔ عشاء کا وقت شفق کی سرفی غائب ہونے کے بعد شروع

ہوتا ہے، اختیاری وقت ایک تہائی رات گزرنے تک اور وقت جواز صبح صادق کے نمودار

ہونے تک ہے۔

**سنن نمازیں پانچ ہیں:**

۱۔ عید الاضحیٰ۔

۲۔ عید الفطر۔

۳۔ سورج گہن۔

۴۔ چاند گہن۔

۵۔ اور بارش کے لیے۔

ان کی فضیلت اسی ترتیب سے ہے اور ان میں جماعت بھی مطلوب ہے۔

سنن نمازیں جو فرض کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، دس رکعتیں ہیں: دو صبح سے پہلے،

دو ظہر سے پہلے اور دو بعد، دو غروب کے بعد اور دو عشاء کے بعد۔

وتر کی اقل تعداد ایک رکعت ہے، مگر ادنیٰ کمال تین رکعتیں ہیں۔

دس رکعت موقوفہ کے علاوہ بارہ رکعت غیر موقوفہ ہیں: دو ظہر سے پہلے اور دو بعد،

چار عصر سے پہلے، دو مغرب سے پہلے اور دو عشاء سے پہلے۔

**نفل نمازیں** جو فرض کے تابع نہیں ہیں اور جن کی تاکید ہے تین ہیں:

۱۔ تراویح کی نماز۔

۲۔ عقی کی نماز یعنی دن چڑھنے کے بعد کی۔

۳۔ چھدر کی نماز۔

**نفل نمازیں** جن کی تاکید نہیں ہے چار ہیں:

۱۔ تحیۃ المسجد۔

۲۔ سنت الوضوء۔

۳۔ نماز تسبیح۔

۴۔ نماز استخارہ۔

**واجب ہونے کی شرطیں:** نماز واجب ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ بالغ۔

۳۔ اور عقل۔

**صحیح ہونے کی شرطیں:** نماز صحیح ہونے کے لیے پانچ شرطیں ہیں:

۱۔ طہارتِ بدن اور لباس۔

۲۔ ستر۔

۳۔ جگہ کی طہارت۔

۴۔ نماز کے وقت کا علم۔

۵۔ استقبال قبلہ یعنی قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

**استقبال قبلہ** دو حالتوں میں جائز ہے:

۱۔ شدت خوف میں۔

۲۔ اور نفل میں سواری پر سفر کرنے کی صورت میں۔

**نماز کے ارکان** سترہ ہیں:

انیت: ”نیت فرض الظہر أربع رکعات مستقبلاً إلى الکعبة تابعاً للإمام لله تعالیٰ“ میں نیت کرتا ہوں فرض ظہر کے چار رکعتوں کی، قبلہ کی طرف رخ کر کے، امام کے پیچھے، اللہ تعالیٰ کے لیے۔

۲۔ قیام۔

۳۔ تکبیر تحریمہ ”اللہ اکبر“ نیت کے ساتھ۔

۴۔ سورہ فاتحہ۔

۵۔ رکوع۔

۶۔ رکوع میں طہائیت۔

۷۔ اعتدال یعنی رکوع کے بعد کھڑا رہنا۔

۸۔ اور اعتدال میں طہائیت۔

۹۔ دو سجود۔

۱۰۔ اور سجودوں میں طہائیت۔

۱۱۔ دو سجودوں کے درمیان جلوس۔

۱۲۔ اور جلوس میں طہائیت۔

۱۳۔ جلوس آخر یعنی آخری نشست۔

۱۴۔ جلوس آخر میں نشست۔

۱۵۔ جلوس آخر میں التیات پڑھنا۔

التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ۔



ترجمہ: تمام برکت و عظمت والے کلمے، تمام نمازیں اور تمام نیک اعمال اللہ کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں، اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں کواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں کواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

۱۶ جلوس آخر میں درود پڑھنا:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ وَتَارِكٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَفِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ“۔

ترجمہ: اے اللہ محمد ﷺ پر اور محمد کے آل پر رحمت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے، اور محمد اور ان کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تمام جہانوں میں تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھ جو ارکان میں داخل نہیں ہے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ“ (اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے)

۱۷۔ پہلا سلام۔

**نماز کی سنتیں:** نماز میں داخل ہونے سے پہلے دو امور مسنون ہیں:

۱۔ اذان۔

۲۔ اقامت۔

**اذان:**

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلٰی الصَّلٰةِ، حَيَّ عَلٰی الصَّلٰةِ

حَيَّ عَلٰی الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلٰی الْفَلَاحِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں کواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں کواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں کواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، کامیابی کی طرف آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

فجر کی اذان میں حَيَّ عَلٰی الْفَلَاحِ کے بعد ”الصَّلٰةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ“ (نماز نیند سے بہتر ہے) بھی دہرایا جائے۔

اذان اور اقامت سننے والے کے لیے سنت ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ دہرائے، البتہ جماعتین کے جواب میں ”لَا حَزْنَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ کہے اور ”الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ“ کے جواب میں ”صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ“ (تو نے سچ کہا اور تونے نیکی کی) کہے، اور ”قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ“ کے جواب میں ”اَقَامَتِ اللّٰهُ وَاَذَامَتِهَا وَاَجْعَلْنِيْ مِنْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا“ (اللہ تعالیٰ اس نماز کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے اور مجھ کو نماز کے نیک لوگوں میں سے بنائے) کہے۔

اور اذان ختم ہونے کے بعد درود پڑھے اور درود کے بعد دعا مانگے:

”الْتَّيْمَةُ رَبِّ هَذِهِ الدُّعْوَةُ النَّامَةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا نُبُوسِيَّةً وَالْقَبِيْلَةَ وَابْعَثْ مَعَهَا مُحَمَّدًا ۝ الَّذِي وَعَدْتُهُ ۝ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْوَعْدَ ۝“ اے اللہ! اس مکمل دعا اور نفاذ کی جانے والی نماز کے پروردگار! محمد کو ویلہ اور قبیلتہ عطا فرما، اور ان کو تمام محمود سے فرما، زباجس کاتونہ وعدہ کیا ہے، جسے تُو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اقامت: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حَمْدٌ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

فَلَمَّا قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَامَتِ الصَّلَاةُ

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں کو ایسی دیتا ہوں کہ اللہ کے  
 سوا کوئی معبود نہیں، میں کو ایسی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز کی طرف آؤ، کامیابی کی  
 طرف آؤ، نماز کھڑی ہو چکی، نماز کھڑی ہو چکی، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا  
 ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

**ابعاض:** نماز کی حالت میں دو سنتیں ہیں جن کے چھوٹ جانے پر سجدہ سہو کے لیے حکم ہے:

### ۱۔ تشہد اول۔

۲- قنوت۔

تشہد اول دو سے زیادہ رکعتوں والی نمازوں میں پہلی دو رکعتوں کے بعد التحیات المبارکات سے اللہ صلی علیہ وسلم تک پڑھے۔

قنوتِ صبح کی دوسری رکعت اور رمضان کے نصفِ آخر میں وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِهْبِئْنِيْ (نا) فَيَسِّرْ هَمَّيْتُ، وَاعْفِ عَنِّيْ (نا) فَيَسِّرْ عَاقِبَتِيْ، وَتَوَلَّيْنِيْ (نا) فَيَسِّرْ  
مَوَلَّتِيْ وَتَبَارِكْ لِيْ فَيَسِّرْ اَعْطَيْتْ وَيَقِيْ (نا) شَرَّ مَا قَضَيْتْ فَكُلَّكَ تَقْضِيْ وَلَا  
يَقْضِيْ عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَزِلُّ مَنْ وَكَلَّتْ وَلَا يُعَرِّمُ مَنْ عَادَيْتْ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتْ  
فَكُلَّكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتْ اَسْتَغْفِرُكَ (نستغفرک) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَاتُوبُ  
(نسوب) اِلَيْكَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔ ترجمہ: اے اللہ مجھے ہدایت دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت  
دی ہے اور مجھے غایت دے، ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے غایت دی ہے اور تو میرا کارساز  
بن جا ان لوگوں کے ساتھ جن کا تو کارساز بنا ہے، اور مجھے برکت عطا کر ان چیزوں میں جو تو  
نے مجھے عطا کی ہیں اور مجھے اس چیز کے شر سے بچا جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، بیشک تو فیصلہ کرتا  
ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جاتا، ہر شخص کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو سر پرست  
ہو، اور وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا جس کو تو اپنا دشمن قرار دے، اے ہمارے پروردگار تو ہی برکت  
والا ہے اور تو ہی بلند و برتر ہے، جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے، اس کی تعریف تیرے ہی لیے ہے،  
میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ رحمت بھیجے ہمارے آقا  
محمد پر جو امی ہیں، ان کے آل و اصحاب پر اور امتی پر برکت نازل فرمائے۔

جماعت میں امام جمع کا صیغہ جو تسنن میں لکھا ہے پڑھے اور متمدنی دعائیں آمین  
کے اور ثناء میں شرکت کرے۔

ہیئات وہ سختیں ہیں جن کے چھوٹ جانے پر سجدہ سہو نہیں ہیں پندرہ ہیں:

۱۔ رفع یدین یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا؛ تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع کے بعد، اور تشهد اول کے بعد اٹھتے ہوئے۔

۲۔ سینے کے نیچے اور ناف کے اوپر ہاتھ باندھنا۔

۳۳ تو چہ ماوعائے استفتاح۔

”وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“۔

ترجمہ: میں نے اپنا رخ کر لیا اس ذات کی طرف جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا، سب سے کث کر فرماں بردار ہو کر اور میں شریکوں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔

۴۔ تعوذ یعنی ”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْغِيْطَانِ الرَّجِيْمِ“ کہنا آہستہ آواز سے۔

۵۔ سورہ فاتحہ اور دوسرے سورہ کا صبح میں اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، اور جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں جہر یعنی آواز سے پڑھنا (جہر اتنی آواز سے پڑھنا کہ قریب کا شخص سن سکے)۔

۶۔ بقیہ نمازوں اور رکعتوں میں سِر یعنی آہستہ آواز سے پڑھنا (سِر اتنی آواز سے پڑھنا جس کو خود سن سکے)۔

۷۔ تائین۔ آواز سے آمین کہنا۔

۸۔ پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسرا سورہ پڑھنا۔

۹۔ تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا رکوع اور سجدوں کے لیے جھکتے وقت اور سجود اور تشهد اول سے اٹھتے وقت۔

۱۰۔ رکوع سے اٹھتے وقت ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ (اللہ نے اس کو سنا جس نے اس کی تعریف کی)۔ رکوع سے اٹھتے وقت ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ (اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے تعریف ہے اور تو ہی شکر کا مستحق ہے) اور کھڑے ہونے پر۔

۱۱۔ تسبیح: رکوع میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ (میں بزرگ مرتبت پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں) اور سجدوں میں ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ (میں اپنے اعلیٰ مرتبت

پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں)۔

۱۲۔ تشهد کے لیے بیٹھتے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا اور جب تشهد میں ”إِلَّا اللّٰهُ“ کہے تو داہنے ہاتھ کی کلافنگی سے تو حید کا اشارہ کرنا۔

۱۳۔ افزائش جملہ نشیستوں میں۔ افزائش پائیں گھٹنے پر اس طرح بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ داہنے پاؤں کی انگلیوں کے کنارے زمین پر رکھے ہوئے ہوں۔

۱۴۔ تَوَزُّك آخری نشست میں یعنی افزائش کی حیثیت سے پایاں پاؤں داہنے جانب رکھے اور چوڑے پر بیٹھے۔

۱۵۔ دوسرا سلام۔

**اختلاف ہیئات:** نہایت میں مرد اور عورت میں پانچ چیزوں میں اختلاف ہے:

۱۔ مرد دونوں کہنیاں پہلو سے اور بیٹ رانوں سے رکوع میں جدار رکھے۔

عورت کہنی کو پہلو سے اور بیٹ کوران سے رکوع میں ملانے رکھے۔

۲۔ اور سجدوں میں جدار رکھے۔

اور سجدوں میں ملانے رکھے۔

۳۔ جہر کے موقع پر جہر سے پڑھے۔

عورت آواز کو پست کر کے انتہی مرد کی موجودگی میں۔

۴۔ جب نماز میں کوئی کام پڑے تو تسبیح پڑھے۔

عورت تالی بجائے جب نماز میں کوئی کام پڑے۔

۵۔ مرد کا ستر ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے۔

عورت کا پورا بدن سوائے چہرے اور ہاتھ کے ستر کے لائق ہے۔

**مبطلات نماز:** نماز گیارہ چیزوں سے ٹوٹی ہے:

۱۔ بات کرنے سے۔

۲۔ زیادہ کام کرنے سے۔

۳۔ وضو ٹوٹنے سے۔

۴۔ نجاست سے۔

۵۔ سرکل جانے سے۔

۶۔ نیت تبدیل ہونے سے۔

۷۔ قبلہ سے پلٹ جانے سے۔

۸۔ کھانے سے۔

۹۔ پینے سے۔

۱۰۔ آواز سے بھننے سے۔

۱۱۔ اور مرتبہ ہونے سے۔

**مکروہات:** نماز میں مکروہ ہے؛ چہرہ اور ہاتھ مومڑا، آسمان کی طرف دیکھنا، کپڑوں کو سینٹنا، ایک پاؤں پر کھڑا رہنا، حواج (پیشاب پاخانہ وغیرہ ضروریات) کو روکنا، گندی جگہ پر نماز پڑھنا، قبر کی طرف رخ کرنا، دھات یا گندہ کر یا نقاب چھوڑ کر پڑھنا، دوسرا سورہ نہ پڑھنا، ٹپک دینا، آہستہ کی جگہ آواز سے اور آواز کی جگہ آہستہ سے پڑھنا، نیند کے غلبہ میں اور دوسرے شخص کے مقابلہ میں نماز پڑھنا۔

**سترۃ المصلی:** وہ چیز ہے جس کو آڑ کے لیے آگے رکھ کر نماز پڑھتے ہیں اس کی بلندی دو تہائی ہاتھ یعنی ایک فٹ کافی ہے۔ دیوار کی طرف یا کسی چیز کو قدام کر کے نماز پڑھنا اور درمیان سے گزرنے والے کو روکنا مسنون ہے۔ مصلیٰ کے سامنے سے گزرتا حرام ہے۔

**بیمار کے نماز پڑھنے کا طریقہ:** یہ ہے کہ فرض نماز میں قیام سے عاجز ہو تو بیٹھ کر اور بیٹھنے سے عاجز ہو تو کروٹ لیٹ کر پڑھے۔

**متروکات:** نماز سے تین قسم کے امور ترک ہو سکتے ہیں: فرض، سنت اور ہیئت۔ فرض کی تکمیل سجدہ ہو سے نہیں ہو سکتی، بلکہ جب یاد آئے اور زمانہ قریب ہو تو اس کو ادا کرے اور سجدہ ہو کرے۔

سنت (سنت کی مثال تشہد اول اور قنوت ہے) چھوٹ جائے اور فرض میں مصروف ہو جائے تو واپس نہ آئے، لیکن سجدہ ہو کرے۔

ہیئت کے چھوٹ جانے پر غور نہ کرے اور نہ سجدہ ہو کرے۔

پڑھی ہوئی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو تو کم تعداد پر عمل کرے اور سجدہ ہو کرے۔ سجدہ سہو سنت ہیں اور ان کی تعداد دو ہے۔ خواہ کتنی ہی مرتبہ نماز میں غلطی ہو جائے۔ سجدہ ہو کر عمل نماز کے آخر میں سلام سے پہلے ہے۔ ان سجدوں میں یہ تسبیح پڑھے: ”سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنَامُ وَلَا يَسْهُو“ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو نہ سوتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

**سجدۃ تلاوت:** قرآن کی تلاوت میں چودہ آیتوں پر سجدہ کرنا مسنون ہے۔ نماز سے باہر سجدۃ تلاوت کے چار ارکان ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ نیت کے ساتھ۔

۲۔ سجدہ۔

۳۔ جلوس۔

۴۔ اور سلام۔

سجدۃ تلاوت کے صحیح ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو نماز کے لیے مقرر ہیں۔ سجدہ میں جاتے اور سجدہ سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہے۔ سجدہ میں یہ دعا پڑھے:

”سَجِدُ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوْرُهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ“ (اللہ تعالیٰ کے لیے میرا چہرہ جھکا جس نے اس کو پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس کی سماعت و بصرات کھول دی اپنی طاقت اور قوت سے)۔

**سجدۃ شکر:** بیرون نماز سنت ہے، کسی نعمت کے حاصل ہونے یا دشمن پر فتح پانے اور مرہش کے شفا پانے پر۔ سجدہ شکر کیفیت اور شرائط میں سجدہ تلاوت کے مانند ہے۔

**مکروہ اوقات:** (مکروہ تحریمی) پانچ وقتوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہوائے کسی سبب کے چھپا کثرت شدہ نماز یا کسوف کی نماز:

۱۔ صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک۔

۲۔ سورج کے طلوع سے ایک نیزہ برابر بلند ہونے تک۔

۳۔ سورج سر پر ہو۔

۴۔ عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک۔

۵۔ سورج غروب ہوتے وقت۔

**جماعت** کے ساتھ فرض نماز ادا کرنا فرض کفایہ (وہ فرض جو بعض کے ادا کرنے سے

باقی لوگوں کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے) ہے۔ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کرنا واجب

ہے: "قَابِعًا لِلْبَنَامِ"۔ رکوع میں طہیبت یعنی سکون کی حالت میں شریک ہو تو رکعت مل گئی۔

جایز ہے کہ آزاد شخص غلام کے پیچھے اور بالغ شعور والے کے پیچھے نماز پڑھے۔

عورت کے پیچھے مرد کی اور امی یعنی ان پڑھ کے پیچھے قاری کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ اس

شخص کے پیچھے بھی نماز صحیح نہیں ہو سکتی جس نے امام کے پیچھے نماز شروع کی تھی۔ مسجد میں امام

کے تابع نماز پڑھے اور امام کی نماز سے باخبر ہو اور امام سے آگے نہ ہو تو کافی ہے۔ امام مسجد میں

ہو اور امام مسجد کے باہر ہو مگر قریب اور باخبر ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو جایز ہے۔

**قصر** چار رکعت والی فرض نمازوں میں دو رکعت پڑھنے کو کہتے ہیں قصر مسافر

کے لیے چھ شرائط کی موجودگی میں جایز ہے:

۱۔ سفر گناہ کے کام کے لیے نہ ہو۔

۲۔ مسافت سولہ فرسخ یعنی اڑتالیس میل ہو۔

۳۔ ادا نماز ہو۔

۴۔ قصر کی نیت تکبیر تحریرہ کے وقت کرے۔

۵۔ پوری نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہ پڑے۔

۶۔ اور منزل مقصود کا علم ہو۔

جب قیام کی نیت کرے یا آمد و رفت کے دو دنوں کے علاوہ پورے چار دنوں کے

قیام کی نیت کرے تو قصر کا حکم باقی نہیں رہتا۔ اگر قیام کی مدت کا تعین نہ کر سکے تو اٹھارہ دنوں تک قصر کر سکتا ہے۔

**جمع:** مسافر کے لیے ظہر اور عصر کو اور اسی طرح مغرب اور عشاء کو دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں جمع کرنا جایز ہے۔

مقیم کے لیے بارش میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی دو دو نمازیں پہلی نماز کے وقت جمع کرنا جایز ہے۔

## جمعہ

**جمعہ واجب ہونے کی شرطیں:** جمعہ کی نماز سات شرائط کی موجودگی میں واجب ہوتی ہے:

۱۔ اسلام۔

۲۔ بلوغ۔

۳۔ عقل۔

۴۔ آزادی۔

۵۔ ذکوریت (مرد ہونا)۔

۶۔ صحت۔

۷۔ اقامت۔

**صحیح ہونے کی شرطیں:** جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں:

۱۔ یستی ہو۔

۲۔ جمعہ کی اہلیت رکھنے والے چالیس افراد ہوں۔

۳۔ ظہر کا وقت ہو۔

۴۔ دو خطبے۔



۵۔ دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ۔

دوسری رکعت کے بعد شریک ہوا تو جمعہ کی نیت کرے لیکن ظہر کی چار رکعتیں پڑھے۔ جمعہ کی نماز میں سنت رکعتیں اتنی ہی ہیں جتنی ظہر میں ہیں۔

**مسنونات:** جمعہ میں چار چیزیں منسوخ ہیں:

۱۔ غسل کرنا۔

۲۔ سفید لباس پہننا۔

۳۔ ناخن تراشنا۔

۴۔ خوشبو لگانا۔

مستحب ہے کہ خاموش رہے اور خطبہ سنے۔

۵۔ جب مسجد میں داخل ہوا اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو دو ہلکی رکعتیں تحیۃ المسجد کی پڑھ کر بیٹھ جائے۔

## عیدین

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں سنت موکدہ ہیں۔ نماز کا وقت سورج کے طلوع اور زوال کے درمیان ہے، لیکن مستحب ہے کہ سورج کا ایک نیزہ ہر امد بلند ہونے تک انتظار کرے۔

عید الفطر میں تاخیر کرنا اور نماز سے پہلے کچھ کھانا اولیٰ ہے۔ عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا اولیٰ ہے۔

عید کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیر کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے اور سینے کے نیچے ہاتھ باندھے اور تسبیح پڑھے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“

ان تکبیروں کے بعد سورہ فاتحہ اور دوسرا سورہ پڑھے۔

دوسری رکعت میں قیام کی تکبیر کے بعد پانچ مرتبہ تکبیر کہے اور تکبیروں کے بعد سورہ

فاتحہ اور دوسرا سورہ پڑھے۔

نماز کے بعد دو خطبے دے، پہلے میں نوب مرتبہ اور دوسرے میں سات مرتبہ تکبیر کہے۔ عید الفطر سے پہلے کی رات کو سورج غروب ہونے سے عید کی نماز تک، اور عید الاضحیٰ میں نمازوں کے بعد عرفہ کے دن کی صبح سے تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتا رہے۔ گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

تکبیر یہ ہے: ”اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ“۔

**فطرہ و قربانی:** عید الفطر کے فطرہ کا بیان زکات میں اور عید الاضحیٰ کی قربانی کا بیان ذبیحہ میں لکھا گیا ہے۔

## کسوف یعنی سورج گہن اور خسوف یعنی چاند گہن

سورج گہن اور چاند گہن کی نمازیں سنت موکدہ ہیں، جن کے چھوٹ جانے پر قضا نہیں۔ ہر ایک کے لیے دو دو رکعت نماز مسنون ہے۔ نماز کے بعد امام دو خطبے دے۔

کسوف کی نماز آہستہ اور خسوف کی نماز آواز سے پڑھے۔

## استسقاء

استسقاء خشک سالی میں پانی کے لیے نماز پڑھنے اور دعا مانگنے کو کہتے ہیں۔ استسقاء کی دو رکعت سنت موکدہ ہے۔ تو بہ کرنے، خیرات کرنے، ظلم نہ کرنے، آپس کی دشمنی مٹانے اور تین دن روزے رکھنے کا امام حکم دے اور چوتھے دن سب کو ساتھ لے کر روزے کی حالت میں غریباً نہ لباس پہن کر عازمی اور انکساری کے ساتھ نکلے۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور امام اور دوسرے لوگ اپنی چادروں کو الٹ کر کھڑت سے دعا اور استغفار کریں اور اس آیت کو پڑھیں:

”إِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا“

اپنے پروردگار سے مغفرت چاہو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے، تمہارے لیے موسلا دھار بارش بھیجے گا۔

## نماز خوف

جو نماز خوف کی حالت میں پڑھی جاتی ہے اس کی چار صورتیں ہیں:

۱۔ دشمن قبلہ کی جہت میں نہ ہو تو امام جماعت کو دو فرقوں میں تقسیم کرے۔ ایک فرقہ دشمن کے مقابلہ میں کھڑا رہے اور دوسرا امام کے پیچھے رہے اور امام اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھے۔ پھر یہ فرقہ اپنی نماز خود سے مکمل کرے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے۔ دوسرا فرقہ آئے اور امام اس کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اور یہ فرقہ اپنی نماز مکمل کرے، اور امام اس فرقہ کے ساتھ سلام پھیرے۔

۲۔ دشمن قبلہ کی جہت میں ہو تو امام جماعت کی دو صفیں بنائے اور ان سب کے ساتھ نماز کی نیت کرے۔ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں ایک صف دونوں جہدے کرے اور دوسری صف کے لوگ اس صف کی حفاظت کریں اور جب امام سجدوں سے سر اٹھائے تو دوسری صف کے لوگ اپنے سجدوں کی تکمیل کر کے امام کے ساتھ ٹل جائیں۔

۳۔ لڑائی گھسان ہو اور شدید خوف ہو تو ہر شخص جس طرح ممکن ہو اپنی نماز فردا فردا ادا کرے، پیادہ ہو یا سوار، قبلہ زد ہو سکے یا نہ ہو سکے۔

۴۔ دشمن قبلہ کی جہت میں نہ ہو تو دوسرا طریقہ یہ ہے کہ امام جماعت کو دو فرقوں میں تقسیم کرے اور ہر ایک فرقہ کے ساتھ امام اپوری نماز پڑھے۔

## جنایز

جنایز جنازہ کی جمع ہے۔

**حکم:** میت کے بارے میں چار چیزیں فرض کفایہ ہیں: غسل، کفن، نماز اور دفن۔

**غسل:** میت کو طاق مرتبہ نہائے۔ پہلے میں پیری کھٹایا صابون وغیرہ، اور آخر میں ٹھوڑا سا کافور استعمال کرے۔ شہید اور سبط کو غسل ندے اور زنانہ پر نماز پڑھے۔ سبط اس غسل کو کہتے ہیں جس کے چھ مہینے نہ ہوئے ہوں۔

**کفن:** کفن تین سفید لفافوں کا واجب ہے اور مرد کے لیے یہی افضل ہے۔ عورت کے لیے ازار، اوڑھنی، قمیص اور دو لفافے افضل ہیں۔

**نماز جنازہ کے ارکان:** نماز جنازہ کے سات ارکان ہیں:

۱۔ نیت: ”تَوَيْتُ الصَّلَاةَ عَلَیْ هَذَا الْمَيِّتِ“ میں اس میت کے نماز کی نیت کرتا ہوں۔

۲۔ قیام۔

۳۔ چار تکبیرات بشمول تکبیر ثانیہ، ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرے اور سینے کے نیچے ہاتھ باندھے۔

۴۔ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ۔

۵۔ دوسری تکبیر کے بعد درود اقل درود ”اللھم صل علی محمد“ اور اکمل درود ”اللھم صل علی محمد سے حمید مجید تک ہے۔

۶۔ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا مانگے اقل دعا ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَہٗ“ ہے اور کامل دعا یہ ہے:

”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَہِیدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَکَرِنَا وَانثَانَا، اَللّٰهُمَّ مِنْ اَخْبَتِنَا مَنَّا فَخَبِهْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتِنَا مَنَّا فَتَوَفَّہْ عَلَی الْاِیْمَانِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَہٗ (لَہَا) وَارْحَمْہْ (لَہَا)۔“

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں کی، ہمارے مردوں کی، ہم میں موجود لوگوں کی، اور ہم میں غیر حاضر لوگوں کی، ہمارے چھوٹوں کی اور ہمارے بڑوں کی، ہمارے مردوں کی اور ہماری عورتوں کی مغفرت فرما، اے اللہ! ہم میں سے جس کو بھی تو زندہ رکھ، اس کو اسلام کی حالت میں

زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو وفات دستِ ایمان کی حالت میں وفات دے۔

(میت عورت کی ہوتو قوسین کی ضمیر مونث پڑھے)

میت بچے کی ہوتو آخری خط کشیدہ دعا کے بدلے یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لَا يَوْبِيْهِ وَسَلَافًا وَخَرَّافَةً وَاعْتِبَارًا وَشَفِيعًا، وَتَقْبِلْ بِهٖ مَوَازِيْنُهَا سَاسًا، وَافْرِغِ الصُّبْرَ عَلٰی قَلْبِهَا سَاسًا وَلَا تَفْنِيْهُمَا بَعْدَهُ وَلَا تُصْحِرْ مِنْهُمَا اُجْرَةً۔“

ترجمہ: اے اللہ! اس بچے کو اس کے والدین کی نجات کے لیے آگے جانے والا اور پیشرو بنا، اور ذخیرہ آخرت اور نصیحت و عبرت کا سامان بنا، اور سفارش بنا، اور اس کے ذریعے اس کے بدلے کو بخاری فرما، اور ان کے دلوں کو کھیر سے بھر دے، اور اس کے بعد انھیں آزمائش میں مبتلا نہ فرما، اور نہ اس کے اجر سے محروم فرما۔

اس کے بعد عام طور پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

”اَللّٰهُمَّ لَا تُصْحِرْ مِنْهَا اُجْرَةً وَلَا تَفْنِيْهَا بَعْدَهُ وَاعْفِرْ لَنَا وَلَهٗ“

اے اللہ! ہم کو اس کے اجر سے محروم مت فرما اور ہم کو اس کے بعد فقہ میں مبتلا نہ فرما، پس ہم کو اور اس کو بخش دے۔

۷۔ چوتھی تکبیر کے بعد سلام بخیر ہے۔

**متفرق:** مسنون ہے کہ نماز جنازہ میں تین یا زیادہ طاقیفوں میں آہستہ آواز

میں تعوذ کے ساتھ گریغیر تو چپہ یعنی ”و جہت وجہی“ کے پڑھے۔

نماز جنازہ غائب اور مدفون پر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

**دفن:** جگہ میں میت کو سیدھی کر دے، قبلہ رو دفن کرے۔ جگہ ایسی تیر کو کہتے ہیں جس

کے ٹھلے حصہ میں قبلہ کی جانب اتنا کھودیں کہ اس میں میت سا سکے۔ قبر گہرائی ساڑھے چار

ہاتھ ہو۔ قبر کو ٹھٹھ بنائے، پختہ نہ کرے اور اس پر عمارت تعمیر نہ کرے۔

بغیر ضرورت کے دو بیٹوں کو ایک قبر میں دفن نہ کرے۔

**متفرق:** میت پر رونے میں مضاہفہ نہیں لیکن چپے چائے نہیں اور نہ کچھ اچھاڑے۔

دفن کے بعد رشتے داروں کے ساتھ تعزیت ادا کرے۔

## زکات

**شرائط:** زکات کے واجب ہونے کے لیے چھ شرائط ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ آزادی۔

۳۔ ملکیت۔

۴۔ نصاب یعنی مقررہ مقدار۔

۵۔ ایک سال کی مدت۔

۶۔ چھائی۔

ہر چیز کا نصاب جدا گانہ ہے، غلے اور بھل کے لیے مدت کی شرط نہیں ہے۔ چھائی کی شرط خانوروں کے لیے ہے۔

**زکات کی چیزیں:** وہ چیزیں جن پر زکات واجب ہے پانچ ہیں:

۱۔ چوپائے۔

۲۔ قیمتی چیزیں۔

۳۔ غلہ۔

۴۔ بھل۔

۵۔ تجارت کا مال۔

**چوپائے:** (ان جانوروں میں ان کے نر و مادہ اور مختلف اقسام شریک ہیں) میں

صرف اونٹ، گائے اور بکری پر زکات واجب ہے۔ نصاب اونٹ کا پانچ سے گائے کا تیس

سے اور بکری کا چالیس سے شروع ہوتا ہے۔

**قیمتی چیزوں میں** سونے اور چاندی پر زکات واجب ہے۔ سونے کا نصاب میں مثقال یعنی ساڑھے سات تولے ہے (۹۶ گرام) اور اس کا چالیسواں حصہ نصف مثقال یعنی دو ماشے دوڑتی اور اسی حساب سے زکات ہے۔

چاندی کا نصاب دوسو درہم یعنی ساڑھے باون تولے (۶۷۲ گرام) اور اس کا چالیسواں حصہ پانچ درہم ایک تولہ تین ماشے پانچ رتی اور اسی حساب سے زکات ہے۔

مباح زیورات پر زکات نہیں ہے۔

غلے میں زکات واجب ہونے کے لیے مزید دو شرطیں ہیں:

۱۔ بویا ہوا ہو۔

۲۔ غذا کے قسم سے ہو۔

بچل میں کھجور اور انگور پر زکات ہے۔ غلے اور بچل کا نصاب بغیر بھوسے اور چھلکے کے پانچ وقلق تقریباً نو سو میر ہے۔ (سات سو تیس کلو)

قد رتی یا رشا یا بچتے ہوئے پانی سے میراب کیا گیا ہو تو دواں حصہ اور کشیدہ پانی سے میراب کیا گیا ہو تو بیسواں حصہ زکات کی مقدار ہے اور اسی طرح۔

مال تجارت کی مالیت کا تعین خریدی ہوئی قیمت پر سال کے آخر میں ہوگا اور چالیسواں حصہ (ڈھائی فیصد) زکات ہوگی۔

**معادن (کان):** سے جس وقت جس قدر سونا اور چاندی برآمد ہو اس کا چالیسواں حصہ زکات ہوگی۔

**دھنیہ:** زمین میں فن کیا ہوا سونا یا چاندی برآمد ہو تو اس کا پانچواں حصہ زکات ہے۔

**فطرہ کی زکات:** چار شرطوں پر واجب ہوتی ہے:

۱۔ اسلام۔

۲۔ آزادی۔

۳۔ رمضان کے آخری دن سورج کا غروب۔

۴۔ اپنے اور اپنے اہل و عیال کے عید کے دن کے نفقہ سے زائد ہو۔

فطرہ کی مقدار شیر کے غلے سے نیس ایک صاع یعنی تین سیر (دو کلو چار سو گرام) ہے۔

**زکات کے مستحقین:** آٹھ طبقوں کے لوگ زکات پانے کے مستحق ہیں:

۱۔ فقراء۔

۲۔ مساکین۔

۳۔ عاملین۔

۴۔ نو مسلمین۔

۵۔ غلام کو آزادی کے حصول کے لیے۔

۶۔ مقررہ زمین۔

۷۔ غزوات؛ غازی کی جمع۔

۸۔ مسافرین۔

**ممنوعین زکات:** پانچ طبقوں کے لوگوں کو زکات دینا جائز نہیں ہے:

۱۔ اتقوا۔

۲۔ غلام۔

۳۔ بنی ہاشم اور بنی مطلب۔

۴۔ کافر۔

۵۔ اپنے ذمے جن کی پرورش ہو۔

## روزہ

**واجب ہونے کی شرطیں:** روزہ واجب ہونے کے لیے چار شرطیں ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ بلوغ۔

۳۔ عقل۔

۴۔ قدرت۔

**صحیح ہونے کی شرطیں:** روزے صحیح ہونے کے لیے پانچ شرطیں ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ تہیز۔

۳۔ حیض و نفاس سے پاک۔

۴۔ دن روزے کے لائق ہو۔

۵۔ صحیح صادق اور غروب کے اوقات سے واقف ہو۔

**ادکان:** روزے کے کارکان چار ہیں:

۱۔ نیت: "نَوَيْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ أَدَاءِ فَرْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ هَذِهِ السَّنَةِ لِلَّهِ

تَعَالَى" (میں اس سال کے رمضان کے کل کے روزے کی اللہ تعالیٰ کے لیے نیت کرتا ہوں)

۲۔ کھانے پینے پر تہیز۔

۳۔ جماع سے پرہیز۔

۴۔ عمدائے کرنے سے پرہیز۔

**مبطلات:** روزہ دس باتوں سے ٹوٹتا ہے:

۱۔ عمدہ کسی چیز کو سر یا پیٹ پہنچانے سے۔

۲۔ جھٹے کے ذریعہ کسی چیز کو شرم گاہ میں داخل کرنے سے۔

۳۔ عمدائے کرنے سے۔

۴۔ شرم گاہ میں جماع کرنے سے۔

۵۔ انزال ہونے سے مباشرت یعنی مساس وغیرہ کی وجہ سے۔

۶۔ حیض۔

۷۔ نفاس۔

۹۔ جنون۔

۱۰۔ مرد ہونے سے۔

**مستحبات:** روزے میں تین باتیں مستحب ہیں:

۱۔ افطار میں جلدی کرنا۔ افطار کے بعد کہے: "اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰی

رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَ بَكَ اَمْسْتُ" (اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے

دیے ہوئے رزق پر افطار کیا اور تجھ پر ایمان لایا)۔

۲۔ بھری کرنے میں دیر کرنا۔

۳۔ نفیس کلامی ترک کرنا۔

**پانچ دنوں میں روزے رکھنا حرام ہے:** عیدین کے دو اور تشریق

کے تین یعنی ۱۱ سے ۱۳ ذی الحجہ تک۔

**شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ (مکروہ تحریمی) ہے:** ہوائے اس کے کداس

دن روزہ رکھنے کی عادت ہو۔

**کفارہ:** رمضان کے روزے کے دن عدا شرم گاہ میں جماع کرنے سے روزے

کی قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے،

یہ نہ ہو سکتا تو دو مہینے مسلسل روزے رکھے، یہ بھی نہ ہو سکتا تو ساٹھ مسکینوں کو فی کس ایک مد

یعنی بارہ چھٹانگ (۶۰۰ گرام) کے حساب سے غلہ دے۔

اگر کوئی شخص فرض روزہ اپنے ذمہ رکھ کر وفات پائے تو ہر روزے کے لیے ایک مد

یعنی بارہ چھٹانگ غلہ دے۔

بوڑھا شخص روزہ نہ رکھ سکتا تو ہر روزے کے لیے ایک مد غلہ دے۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کی ذات کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑے

اور روزے قضا کرے اور اگر سچے کو نقصان کا اندیشہ ہو تو بھی روزہ توڑے لیکن اُس پر قضا

اور فدیہ روزانہ ایک مد کے حساب سے واجب ہوں گے۔

مریض اور مسافر طویل اور مباح سفر میں روزہ توڑ سکتے ہیں لیکن قضا واجب ہے۔



## اعتکاف

اعتکاف مسجد میں قیام کرنے کو کہتے ہیں۔ اعتکاف سنت ہے، اس کی تین شرطیں ہیں: ۱۔ نیت کرے۔

۲۔ مسجد میں قیام کرے۔

۳۔ سزا رکھے ہوئے اعتکاف سے نکل نہیں سکتا، سوائے انسانی ضرورت یا مرض کے باعث جس کے ساتھ میں قیام کرنا ممکن نہ ہو۔ اعتکاف جماع سے ٹوٹتا ہے۔

## حج

واجب ہونے کی شرطیں: پانچ شرطیں پائی جائیں تو حج ارعمرہ واجب

ہو جاتے ہیں:

۱۔ اسلام۔

۲۔ بلوغ۔

۳۔ عقل۔

۴۔ آزادی۔

۵۔ استطاعت۔

حج کے ارکان: حج کے ارکان چھ ہیں:

۱۔ نیت کے ساتھ احرام "تَوَيْتُ الْحَجَّ وَ أَحْرَمْتُ بِهِ لِلَّهِ تَعَالَى" (میں حج کی نیت کرتا ہوں اور حج کے لیے احرام کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے)

۲۔ عرفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا۔

۳۔ طواف۔

۴۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی یعنی دوڑنا۔

۵۔ حلق (سر موڈھنا) یا تقصیر (بال کاٹنا)۔

۶۔ ترتیب۔

عمرہ کے ارکان: عمرہ کے ارکان پانچ ہیں:

۱۔ نیت کے ساتھ احرام: "تَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَ أَحْرَمْتُ بِهَا لِلَّهِ تَعَالَى" میں عمرہ

کی نیت کرتا ہوں اور اس سے احرام کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے لیے)

۲۔ طواف۔

۳۔ سعی۔

۴۔ حلق یا تقصیر۔

۵۔ ترتیب۔

واجبات حج: حج میں سات چیزیں واجب ہیں:

۱۔ میقات سے احرام۔

۲۔ تین جہروں پر کنکریاں مارنا۔

۳۔ طواف قدوم۔

۴۔ طواف وداع۔

۵۔ مزدلفہ (مشرع حرام) میں رات گزارنا۔

۶۔ منیٰ میں رات گزارنا۔

۷۔ محرمات احرام سے پرہیز کرنا۔

واجبات عمرہ: عمرہ میں دو چیزیں واجب ہیں:

۱۔ میقات سے احرام۔

۲۔ محرمات احرام سے پرہیز کرنا۔

حج و عمرہ کی سنتیں: حج اور عمرہ میں پانچ سنتیں ہیں:

۱۔ افراؤ، حج پہلے اور عمرہ بعد میں۔

۲۔ تلبیہ یعنی لَبَّيْكَ کہنا۔

”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ“ (میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور ملک آپ کے لیے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں)

۳۔ طواف کی دو کیفیتیں۔

۴۔ زم زم پانی پینا۔

۵۔ زیارتہ بندہ۔

احرام کے وقت مرد کے لیے واجب ہے کہ بیا ہوا کپڑا نہ پہنے، بلکہ سفید تہبند اور

چادر پہنے۔

**محرمات احرام:** احرام کی حالت میں بارہ چیزیں حرام ہیں:

۱۔ سیاہ یا لانا ہوا لباس پہننا۔

۲۔ مرد کو سر ڈھانپنا۔

۳۔ عورت کو چہرہ چھپانا۔

۴۔ بالوں میں تیل ڈالنا۔

۵۔ بال موڑنا یا کاٹنا۔

۶۔ ناخن تراشنا۔

۷۔ خوشبو لگانا۔

۸۔ شکار کرنا۔

۹۔ درخت کاٹنا۔

۱۰۔ نکاح کرنا۔

۱۱۔ ہرجا کرنا۔

۱۲۔ ثبوت کے ساتھ مباشرت۔

ان بھرات میں مذہب یہ ہے، سوائے نکاح کے جو معتقد ہی نہیں ہوتا۔ نکاح سے فساد نہیں ہوتا، سوائے اس کہ اگلی شرم گاہ میں جماع کرے۔ فساد کے واقع ہونے سے حُرَمِ احرام سے نہیں نکلتا۔

**متروکات حج:** جو عرفہ میں وقف نہ کر سکا اس کے لیے واجب ہے کہ عمرہ کی طرف تعیل کرے اور اس پر قضا اور قربانی واجب ہے۔ رکن کو چھوڑ دے تو احرام سے نکلے گا نہیں جب تک کہ اس کو ادا نہ کرے۔

واجب کو چھوڑ دے تو اس پر جانور کی قربانی واجب ہے، سنت چھوڑنے سے کوئی چیز واجب نہیں۔

**دمائے واجبہ:** پانچ قربانیاں واجب ہیں:

۱۔ عبادت کے چھوٹ جانے سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں ترتیب ہے؛ ایک بکری اور بکری نہ ہو سکتی دوں روزے؛ تین حج کے زمانے میں اور سات وطن واپس ہونے کے بعد۔

۲۔ بال نکالنے یا خوشبو کے استعمال سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں اختیار ہے؛ ایک بکری یا تین روزے یا تین صاع یعنی نو سیر غلہ دینا چھ مسکینوں کو۔

۳۔ احصار یعنی حج یا عمرہ سے روکے جانے سے ایک بکری کی قربانی واجب ہوتی ہے۔

۴۔ شکار کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں اختیار ہے؛ شکار کے جانور کی مثال پالتو جانوروں میں سے ہو تو اس کی قربانی دے یا اس کی قیمت سے غلہ خرید کر دے یا غلہ کے برابر ایک مد (بارہ چھٹانگ یعنی چھ سو گرام) کے عوض ایک روزہ رکھے۔ مثال نہ ہو تو اس کی قیمت سے غلہ خرید کر دے یا ہر مد کے عوض ایک روزہ رکھے۔

۵۔ جماع کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس میں ترتیب ہے؛ ایک اونٹ

ور نہ ایک گائے، ور نہ سات بکریاں، ور نہ اونٹ کی قیمت سے غلہ خرید کر تقسیم کرے، اگر یہ

بھی نہ ہو سکتے تو ہرمہ کے عوض ایک روزہ رکھے۔ حرم ہی میں قربانی دے اور غلہ تقسیم کرے، اختیار ہی روزہ جہاں چاہے رکھے۔

**حرمیت حرم:** حرم کے جانور کا شکار جائز نہیں ہے اور حرم کے درختوں کا کاٹنا جائز نہیں ہے۔ اس بارے میں احرام والا اور غیر احرام والا دونوں برابر ہیں۔

## ذبیحہ

ذبیحہ یعنی ذبح کیا ہوا جانور۔

جس جانور کے ذبح پر قدرت ہو اس کو گردن کے اوپر حصہ یا ٹھٹھہ حصہ میں ذبح کرے اور جس کے ذبح پر قدرت نہ ہو اس کے بدن کے جس حصہ پر ہو سکے زخم پہنچائے۔

**واجبات:** ذبح میں زخروے یعنی ہوا کی نلی اور مری یعنی غذا کی نالی کا ٹھاؤ واجب ہے۔

**مسنونات:** آٹھ چیزیں ذبح میں سنت ہیں:

۱۔ دونوں شدرگین جو گردن میں زخروے کے دونوں جانب ہیں کاٹے۔

۲۔ بسم اللہ کہے۔

۳۔ درود پڑھے۔

۴۔ اپنا اور جانور کا رخ قبلہ کی طرف کرے۔

۵۔ قربانی اور عقیقہ میں اللہ اکبر کہے قربانی میں یہ دعا پڑھے: "اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ مِنْكَ وَ اِلَيْكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ" یا "يٰ اَللّٰهُ اِنِّىْ تَبْرِىْ طَرَفٍ سَے ہے اور تیری طرف ہے، میری جانب سے یا فلاں شخص کی جانب سے قبول کر" کہہ کر اس شخص کا نام لے۔

۶۔ جانور کے سامنے ہتھیرا تیز نہ کرے۔

۷۔ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے۔

**آلۃ ذبیح:** دھات کے دھار دار ہتھیار سے ذبح کرے، دانت، ہڈی یا ناخن سے ذبح نہ کرے۔

**مجاز ذبیح:** مسلم اور کتابی کا ذبیحہ حلال ہے، نہ کہ آتش پرست یا بت پرست کا۔ عورت اور میتر (تینر والا) بھی ذبح کر سکتے ہیں مگر مرد عورت سے اور عورت میتر سے افضل ہے۔

**جنین:** ماں کو ذبح کرنے سے اس کے پیٹ کا بچہ حلال ہو جاتا ہے مگر وہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کرے۔

**حلال اور حرام حیوانات:** وہ جانور حلال ہیں جن کو اہل عرب نے پسند کیا ہے، سوائے ان کے جن کی نسبت شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔

وہ جانور حرام ہیں جن کو اہل عرب نے برا سمجھا ہے سوائے ان کے جن کی نسبت شریعت نے حلال قرار دیا ہے۔

ایسے چوپائے حرام ہیں جن کے دانت مضبوط اور دوسرے جانور کو زخمی کرنے اور مغلوب کرنے کے قابل ہیں۔ اور ایسے پرندے بھی حرام ہیں جن کے چپے مضبوط اور زخمی کرنے کے قابل ہیں۔

مردہ جانور کا کھانا جان بچانے کی حد تک اس شخص کے لیے حلال ہے جو بلا کت کے خطرہ میں ہو۔ مرے ہوئے جانوروں میں صرف پھلی اور عڈی حلال ہیں۔

خون میں صرف جگر اور تلی حلال ہیں۔

## شکار

سدھائے ہوئے درندے اور پرندے کا مار ڈالا ہوا شکار حلال ہے۔ بشرطیکہ چار شرطیں پائی جائیں:

۱۔ سدھایا ہوا جانور شکار پر چھوڑا جائے تو چلا جائے۔

۲۔ روکا جائے تو رکے۔

۳۔ شکار کو مارے تو اس میں سے کچھ نہ کھائے۔

۴۔ اور ان طریقوں کی تکرار کرے جس سے اس کی تربیت کی نسبت قیاس کیا جائے۔

ایک شرط بھی مفقود ہو تو شکار حلال نہیں ہے، سوائے اس کے کہ شکار زندہ ملے اور اسے ذبح کیا جائے۔

## قربانی

قربانی کفایہ کے طور پر سنت موكہ ہے، اگر ایک نے قربانی دی تو گھر کے بقیہ لوگوں کے ذمہ نہ رہی۔

ان جانوروں سے قربانی ادا ہوتی ہے:

۱۔ مینڈی ہریا مادہ جس کا ایک سال پورا ہو۔

۲۔ چھیلی ہریا مادہ جس کے دو سال پورے ہوئے ہوں۔

۳۔ اونٹ جس کے پانچ سال پورے ہوئے ہوں۔

۴۔ اور گائے جس کے دو سال پورے ہوئے ہوں۔

اونٹ اور گائے کی قربانی سات آدمیوں کی طرف سے اور بکری کی قربانی ایک کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

عیب دار جانوروں کی قربانی جائز نہیں جیسے اندھا، لنگڑا، بیمار، دیلا اور کان اور دم کٹا ہوا۔  
خصی کیا ہوا اور تنگ گھٹو ہوا جانور جائز ہے۔

قربانی کی مدت عید الاضحیٰ کی نماز کے وقت سے تشریق کے آخری دن یعنی ۱۳ ذی الحجہ کے دن سورج غروب تک ہے۔

نذر کی ہوئی قربانی ہو تو نذر کرنے والا کچھ نہ کھائے، بلکہ سب کا سب فقیروں اور مسکینوں میں تقسیم کرے۔

ثواب کے لیے قربانی ہو تو کم سے کم ایک لقمہ کھانا سنت ہے اور بقیہ مسکینوں کو کھلانا واجب ہے۔ قربانی کا کوئی حصہ بھی بیچنا حرام ہے۔

## عقیقہ

بچے کے پیدا ہونے کے ساتویں دن عقیقہ سنت موكہ ہے۔ لڑکے کے لیے دو اور لڑکی کے لیے ایک بکری ذبح کرے، پکائے اور فقیروں و مسکینوں کو پہنچا دے۔

## شفعہ

شفعہ ملکیت کے اس حق کو کہتے ہیں جو ملکیت میں شرکت کی وجہ سے شریک سابق کو شریک حال کے خلاف حاصل ہے۔

ادکان: شفعہ کے تین ارکان ہیں:

۱۔ شفعہ یعنی شفعہ کا حق طلب کرنے والا جو ملکیت میں شریک ہو۔

۲۔ مشفوع: وہ جائداد جس پر شفعہ کا حق طلب کیا جائے، تقسیم کے قابل اور غیر مفقولہ ہو۔

۳۔ مشفوع منہ: وہ شخص جس سے شفعہ کا حق طلب کیا جائے، اس کو شفعہ کی ملکیت کے بعد ملکیت حاصل ہوتی ہو۔

حکم: شفعہ ملکیت میں شرکت کی بناء پر واجب ہوتا ہے، نہ کہ ہمسائیگی کی وجہ سے، ایسی جائداد میں جو تقسیم کے قابل اور غیر مفقولہ ہو۔ اس قیمت کے معاوضہ میں جس پر خرید و فروخت ہوتی ہو۔

شفعہ کو علی الفور طلب کرنا ضروری ہے۔ باوجود قدرت کے اگر تاخیر کی جائے تو شفعہ کا حق زایل ہو جائے گا۔

اگر کوئی فرد کسی مشرکہ جائداد کو ہر قرار دے کر کسی عورت سے عقد کرے تو شفعہ اس جائداد کو ہر مثل کے معاوضہ میں حاصل کرے گا۔

اگر شفعہ متعدد ہوں تو ہر ایک اپنے حصہ کے تناسب سے مستحق ہوگا۔

## وقف

وقف ایسے مال کو ثواب کے لیے روکنے کو کہتے ہیں جو معین ہو اور اس کے عین کو باقی رکھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

**شرایط:** وقف پانچ شرطوں پر جائز ہے:

۱۔ وقف کیا ہوا مال ایسا ہو جس سے عین کو برقرار رکھتے ہوئے نفع حاصل کیا جاسکے۔

۲۔ موقوف علیہ یعنی وہ شخص جس کے حق میں وقف کیا جائے زندہ ہو جو ہو۔

۳۔ وقف کی غرض حرام نہ ہو۔

۴۔ وقف کسی خاص مدت کے لیے نہ ہو۔

۵۔ واقف یعنی وقف کرنے والا بالغ اور عاقل ہو۔

واقف کے شرایط کی تعمیل کی جائے۔

## ہبہ

ہبہ زندگی میں ثواب کے لیے کسی عوض کے بغیر مال کی ملکیت کو منتقل کرنے کو کہتے

ہیں۔

**ادکان:** ہبہ کے ارکان تین ہیں:

۱۔ واجب؛ ہبہ کرنے والے کو ملکیت حاصل ہو۔

۲۔ مویوب یعنی جس کے حق میں ہبہ کیا جائے اس میں ملکیت کی اہلیت ہو۔

۳۔ مویوب جو چیز ہبہ کی جائے معلوم ہو اور استفادہ کے لائق ہو۔

**حکم:** ہر وہ چیز جس کی خرید و فروخت جائز ہے اس کا ہبہ جائز ہے۔ ہبہ کی بنا پر ملکیت

حاصل نہیں ہوتی، جب تک کہ قبضہ نہ کرے۔ مویوب لہ اگر قبضہ کرے تو واجب رجوع نہیں

کر سکتا سوائے اس کے کہ وہ والدین یا دادا نا چھیس اصول کے رشتے داروں میں سے ہو۔

اگر عمر بھر کے لیے یا موت کے انتظار میں کوئی چیز دوسرے کے حق میں ہبہ کرے تو وہ چیز مویوب لہ کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے وارثین کی۔

## فرائض

فرائض سے فقہ کا وہ شعبہ مراد ہے جس میں تزکی کی تقسیم کے مسائل بیان کیے جاتے ہیں۔

**ادکان وراثت:** وراثت کے تین ارکان ہیں:

۱۔ وارث یعنی ترکہ پانے والا۔

۲۔ موزث یعنی جس سے ترکہ پائے۔

۳۔ حق موزث یعنی وراثت کا حق۔

**اسباب وراثت:** وراثت کے اسباب چار ہیں:

۱۔ نسب۔

۲۔ نکاح۔

۳۔ ولای یعنی غلام کی آزادی۔

۴۔ جہت اسلام جیسے بیت المال۔

**رکاوٹوں کی نفی:** وراثت پانے کے لیے چار امور کا نہ ہونا لازم ہے:

۱۔ غلامی۔

۲۔ قتل۔

۳۔ مذہب کا اختلاف۔

۴۔ دو رکعتی۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کو وارث بنانے سے دوسرا وراثت سے

محروم ہو جائے مثلاً ستوتنی کا بیٹا جو وراثت پارہا ہے ستوتنی کا کوئی بیٹا ہونے کا اقرار کرے)

**شرایط وراثت:** وراثت کی چار شرطیں ہیں:

۱۔ موزث کی موت کا یقین۔



۲۔ وارث کی حیات۔

۳۔ میت کے ساتھ رشتے کا علم۔

۴۔ چہرہ وراثت کا علم۔

**مرد وارثین:** وراثت پانے والے مردوں ہیں:

۱۔ باپ۔

۲۔ دادا اور پر تک۔

۳۔ بیٹا۔

۴۔ پوتا بچے تک۔

۵۔ بھائی۔

۶۔ بھائی کا بیٹا اور اسی طرح۔

۷۔ چچا۔

۸۔ چچا کا بیٹا اور اسی طرح۔

۹۔ شوہر۔

۱۰۔ مولیٰ معتق یعنی غلام کو آزاد کیا ہو اور مالک۔

**عورت وارثین:** وراثت پانے والی عورتیں سات ہیں:

۱۔ ماں۔

۲۔ جدہ (دادی بونانی)

۳۔ بیٹی۔

۴۔ پوتی۔

۵۔ بہن۔

۶۔ بیوی۔

۷۔ مولا متعہ یعنی غلام کو آزاد کرنے والی عورت۔

**غیر ساقط الوراثة ورثاء:** وہ اشخاص جن کی وراثت ساقط ہی نہیں

ہوتی پانچ ہیں:

۱۔ باپ۔

۲۔ ماں۔

۳۔ بیٹا۔

۴۔ بیٹی۔

۵۔ شوہر یا بیوی۔

## عصبہ

عصبہ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی قرابت میت کے ساتھ عورت کے توسط کے بغیر ہے اور عصبہ میں اس کا حصہ مقرر نہیں ہے۔ عصبہ تین قسم کے ہیں:

۱۔ عصبہ بنفسہ۔

۲۔ عصبہ بغیرہ۔

۳۔ عصبہ مع الغیر۔

**عصبہ بنفسہ:** وہ رشتے دار جو خود سے عصبہ کا حق رکھتے ہیں۔ بیٹا پھر پوتا وغیرہ، باپ پھر دادا وغیرہ، اور بھائی پھر بھائی کا بیٹا، پھر چچا، پھر چچا کا بیٹا۔ نسب کے عصبہات نہ ہوں تو غلام کو آزاد کیا ہو مالک پائے گا، ورنہ بہت المال میں داخل ہوگا۔

**عصبہ بغیرہ:** وہ رشتے دار جو دوسرے عصبہ رشتے داروں کے ساتھ عصبہ کا حق رکھتے ہیں۔ پوتے، بیٹے، حقیقی بھائی اور رضاعی بھائی کے ساتھ ان کی بہنوں کو عصبہ ملتا ہے۔

**عصبہ مع الغیر:** وہ رشتے دار جو آپس میں جمع ہو تو ایک دوسرے کو عصبہ بناتے ہیں۔ بہنیں جب بیٹیوں اور پوتیوں کے ساتھ ہوں۔

## ذوی الفروض

**مقررہ حصے:** مقررہ حصے چھ ہیں:

آدھا، چوتھا، آٹھواں، دو تہائی، ایک تہائی اور چھٹا حصہ۔

**آدھا حصہ** پانے والے پانچ ہیں:

بیٹی، پوتی، حقیقی اور علاقائی بہن اور شوہر بغیر اولاد کے۔

**چوتھا حصہ** پانے والے دو ہیں:

شوہر اولاد کے ساتھ، اور بیوی بغیر اولاد کے۔

**آٹھواں حصہ** بیوی اولاد کے ساتھ ہو تو پاتی ہے۔

**دو تہائی حصہ** پانے والے چار ہیں:

بیٹیاں، پوتیاں، حقیقی اور علاقائی بہنیں، جب کہ یہ سب ایک سے زیادہ ہوں۔

**تہائی حصہ** پانے والے دو ہیں:

۱۔ ماں جب محبوبہ یعنی روکی نہ جائے۔

۲۔ اختیائی بھائی اور بہن جب ایک سے زیادہ ہوں۔

**چھٹا حصہ** پانے والے سات ہیں:

۱۔ ماں جب ایک سے زیادہ بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ ہو۔

۲۔ جدہ (دادی یا نانی) جب ماں موجود نہ ہو۔

۳۔ پوتی بیٹی کے ساتھ۔

۴۔ علاقائی بہن حقیقی بہن کے ساتھ۔

۵۔ باپ اولاد کے ساتھ۔

۶۔ دادا جب باپ نہ ہو۔

۷۔ اختیائی بھائی یا بہن۔

## حجب

حجب وارث کو وراثت سے روکنے کو کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ حجب حرمان۔

۲۔ حجب نقصان۔

**حجب حرمان** وراثت سے پورے طور پر روکنے کو کہتے ہیں۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں:

۱۔ حجب حرمان بالوصف۔

۲۔ حجب حرمان بالنقص۔

**حجب حرمان بالوصف**: وہ لوگ جو کسی خاص صفت کی وجہ سے وراثت سے محروم کیے گئے ہیں چار ہیں: غلام، قاتل، مختلف مذاہب والے اور مرتد۔

**حجب حرمان بالنقص**: وہ لوگ جو دوسرے کی موجودگی کی وجہ سے وراثت سے محروم ہوتے ہیں۔

جذرات یعنی دادیاں نانیاں ماں کی وجہ سے

دادیاں باپ کی وجہ سے

اختیائی بھائی اور بہن: بیٹے اور پوتے اور دادا کی موجودگی میں۔

حقیقی بھائی، بیٹے پوتے اور باپ کی موجودگی میں اور علاقائی بھائی اور بہن ان تینوں کے اور بھائی کی موجودگی سے۔

حجب نقصان: وراثت میں حصہ کی مقدار چھ طریقوں پر کم ہو جاتی ہے:

۱۔ ایک مقررہ حصہ سے دوسرا مقررہ حصہ۔

۲۔ ایک عصبہ سے دوسرے عصبہ۔

۳۔ مقررہ حصہ سے عصبہ۔

۴۔ عصبہ سے مقررہ حصہ۔

۵۔ حصے میں مزاحمت۔

۶۔ عصبہ میں مزاحمت۔

## ذوی الارحام

**ذوی الارحام:** اُن اشخاص کو کہتے ہیں جن کی قرابت میت کے ساتھ عورت کے توسط سے ہوتی ہے۔ عصبیات نہ ہو تو مال ذوی الارحام پر تقسیم ہوگا۔

ذوی الارحام دس ہیں:

۱۔ نانا، پرانا، پرانی وغیرہ۔

۲۔ بیٹیوں کی اولاد۔

۳۔ حقیقی اور علاقائی بھائی کی بیٹیاں۔

۴۔ حقیقی اور علاقائی بہن کی اولاد۔

۵۔ اخیانی بھائی کی اولاد۔

۶۔ اخیانی چچا۔

۷۔ حقیقی اور علاقائی چچا کی بیٹیاں۔

۸۔ بچو پیاں۔

۹۔ ماموں۔

۱۰۔ خالائیں۔

**متفرق:** چارم دورا ختم پاتے ہیں برخلاف ان کی بہنوں کے، چچا، چچا کے بیٹے، بھتیجے اور مولیٰ معتن کے عصبیات۔

## وصیت

**حکم:** وصیت سنت موکدہ ہے۔ وصیت جائز ہے معلوم اور مجہول، موجود اور غیر موجود چیز کے بارے میں، وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہے، سوائے اس کے کہ باقی وارثین منظور کریں۔

**مقدار:** مال کی ایک تہائی تک وصیت محدود ہے۔ اس سے زیادہ، ولو زیادہ کی تسخیر وارثین کی اجازت پر موقوف ہے۔

**صحیح ہونے کی شرطیں:** وصیت صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ وصیت کرنے والا بالغ اور عاقل ہو، اور موصی لہ یعنی جس کے حق میں وصیت کی جائے، اس میں ملکیت کی اہلیت ہو۔ کارِ خیر کے لیے بھی وصیت کی جاسکتی ہے۔

اگر موت کے وقت جائداد کے انتظام یا تقسیم کے لیے کسی شخص کو وصی مقرر کیا جائے تو اس میں چھ صفات چاہیے:

۱۔ اسلام۔

۲۔ عقل۔

۳۔ بلوغ۔

۴۔ آزادی۔

۵۔ امانت۔

۶۔ وصیت کی تکمیل کی صلاحیت۔

وہی عورت بھی ہو سکتی ہے۔

## نکاح

نکاح ایسے معاملہ کو کہتے ہیں جس کے انعقاد سے جماع مباح ہو جاتا ہے۔ اس شخص کے لیے نکاح سنت ہے جس کو جماع کی حاجت ہو اور مہر و نفقہ کی استطاعت رکھتا ہو۔

مرد چار عورتوں اور غلام و عورتوں کو نکاح میں جمع کر سکتا ہے۔

**نظر:** مرد کی عورت کی طرف چھ طرح کی ہو سکتی ہے:

۱۔ اجنبی عورت کی طرف ضرورت کے بغیر جائز نہیں۔

- ۲۔ اپنی بیوی کے پورے بدن کی طرف نظر جائز ہے، مگر شرم گاہ کی طرف مکروہ ہے۔
  - ۳۔ مرد کی نظر محرم عورت کی طرف ناف اور گھٹنے کے درمیانی حصے کی طرف جائز ہے۔ محرم اس رشتے دار کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نکاح حرام ہے۔
  - ۴۔ نکاح کے ارادے سے عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے۔
  - ۵۔ علاج کے لیے بدن کے اس حصے کو دیکھنا جائز ہے جس کے علاج کی ضرورت ہے۔
  - ۶۔ شہادت اور کاروبار کے لیے چہرے کی طرف دیکھنا جائز ہے۔
- ادکان:** نکاح کے ارکان پانچ ہیں:

۱۔ شوہر۔

۲۔ بیوی۔

۳۔ ولی۔

۴۔ دو گواہ۔

۵۔ صیغہ یعنی ایجاب و قبول۔

**شرائط:** شوہر کے لیے پانچ شرطیں ہیں:

۱۔ حلال رشتہ رکھتا ہو۔

۲۔ مختار ہو۔

۳۔ متعین ہو۔

۴۔ عورت کے نام اور نسب کا علم رکھتا ہو۔

۵۔ مرد ہونا یعنی ہو۔

بیوی کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱۔ حلال رشتہ رکھتی ہو۔

۲۔ متعین ہو۔

۳۔ خالی ہودوسرے کے نکاح اور عدت سے۔

**ولی اور گواہوں کی اہلیت کے لیے چھ شرطیں ہیں:**

۱۔ اسلام۔

۲۔ بلوغ۔

۳۔ عقل۔

۴۔ آزادی۔

۵۔ ذکوریت یعنی عورت نہ ہو۔

۶۔ عدالت۔

گواہوں کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ادا ہے، بہرے اور کو گنگے نہ ہوں۔

صیغہ میں یہ شرط ہے کہ ایجاب بیوی کی جانب سے اور قبول شوہر کی جانب سے ہو۔

ولاہیت کے لیے سب سے اولی باپ ہے، پھر دادا، پھر حقیقی بھائی، پھر علاقائی بھائی،

پھر حقیقی بھائی کا بیٹا، پھر علاقائی بھائی کا بیٹا، پھر چچا، پھر چچا کا بیٹا، اور اسی ترتیب سے عصبات

نہوں تو حاکم۔

**پیام:** عورت کی عدت کے زمانے میں پیام دینا جائز نہیں۔ ایک مرد کے پیام کے

رد ہونے سے پہلے دوسرے مرد کی جانب سے پیام دینا جائز نہیں۔

**اجبار:** باکرہ عورت کو باپ اور دادا نکاح کے لیے مجبور کر سکتے ہیں خبیہ کا نکاح

اس کے بالغ ہونے سے اور اس کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے۔ شیبہ اس عورت کو کہتے

ہیں جس کا نکاح ایک مرتبہ ہو گیا ہو۔

**محرمات:** قرآنی اس سے چودہ عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہے نسب سے سات:

۱۔ ماں؛ کلتی ہی اوپر ہو۔

۲۔ بیٹی؛ کلتی بھی نیچے ہو۔

۳۔ بہن۔

۴۔ خالہ۔

۵۔ پھوپھی۔

۶۔ بھائی کی بیٹی۔

۷۔ بہن کی بیٹی۔

**رضاعت** یعنی دودھ کے رشتے سے دو:

۱۔ رضاعی ماں۔

۲۔ رضاعی بہن۔

**مصاہرت** یعنی نکاح کے رشتے سے چار:

۱۔ بیوی کی ماں۔

۲۔ بیوی کی بیٹی دوسرے شوہر سے۔

۳۔ باپ کی بیوی۔

۴۔ بیٹے کی بیوی۔

بیوی کے ساتھ اس کی بہن کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔

حدیث کے حکم سے بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے اور

رضاعت کی وجہ سے وہ سب عورتیں حرام ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔

**عیوب کی وجہ سے خیيار** یعنی جن عیوب کے پائے جانے پر اختیار

حاصل ہے، شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو رد اور واپس کر سکتے ہیں؛ اگر کسی میں جنون،

جذام یا بصر یا پایا جانے۔

عورت رڈ کی جاسکتی ہے اگر اس کی اگلی شرم گاہ میں کوشت یا بڈی ہو جو ہمارے

رکاوٹ بنتے۔

اور مرد رڈ کیا جاسکتا ہے اگر اس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہو یا نامرد ہو۔

**مہر** متعین کرنا نکاح میں مستحب ہے، اگر مہر متعین نہ کیا جائے تو نکاح صحیح ہوگا۔

مہر تین امور سے واجب ہوتا ہے:

۱۔ مہر کی مقدار شوہر مقرر کرے

۲۔ یا قاضی

۳۔ مہر متعین کرنے سے پہلے جماع کرے تو مہر مثل واجب ہوگا۔ بیوی کی حیثیت

کے مساوی عورتوں کے مہر کو مہر مثل کہتے ہیں۔

مہر کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مقدار متعین نہیں ہے، لیکن مسنون ہے کہ دس

درہم یعنی دو سو لے ساڑھے سات سات (۶۳۳ گرام) چاندی سے کم نہ ہو، اور پانچ سو درہم

یعنی ایک سو اکتیس تو لے (۱۲۸۰ گرام چاندی) سے زیادہ نہ ہو۔

جماع سے پہلے طلاق دینے سے نصف مہر ساقط ہوتا ہے۔

**ولیمہ**: اس شایقت کو کہتے ہیں جو عقد نکاح کے بعد شوہر کی جانب سے دی جائے۔

ولیمہ سنت موکدہ ہے، اس کا قبول کرنا اور جانا واجب ہے ہوائے اس کے کہ کوئی عذر ہو۔

**خلع**: شوہر کو معلوم عوض دے کر جدائی حاصل کرنے کو خلع کہتے ہیں۔ خلع جایز ہے،

لیکن جہد نکاح کے بغیر رجوع نہیں ہو سکے گا۔ طہر اور حیض دونوں حالتوں میں خلع جایز ہے۔

**طلاق**: نکاح کی قید کو برخواست کرنے کو طلاق کہتے ہیں۔ طلاق کی تقسیم تین طرح

سے ہو سکتی ہے:

۱۔ الفاظ کے لحاظ سے۔

۲۔ بیوی کی حالت کے لحاظ سے۔

۳۔ احکام کے لحاظ سے۔

**الفاظ کے لحاظ سے طلاق کی دو قسمیں ہیں:**

۱۔ طلاق صریح۔

۲۔ طلاق کنایہ۔

**بیوی کی حالت کے لحاظ سے طلاق کی تین قسمیں ہیں:**

۱۔ طلاق سنی۔

۲۔ طلاق بدعی

۳۔ طلاق اولاً

**احکام کے لحاظ سے طلاق کی پانچ قسمیں ہیں:**

۱۔ واجب

۲۔ مندوب

۳۔ مباح

۴۔ مکروہ

۵۔ حرام

**طلاق صریح** کے لیے تین الفاظ مقرر ہیں، طلاق، فراق یعنی علی حدگی، ہراح یعنی چھوڑنا اس میں نیت کی شرط نہیں ہے۔

**طلاق کنایہ** میں ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن سے طلاق اور غیر طلاق کا احتمال ہوتا ہے، اس کے لیے نیت شرط ہے۔

**طلاق سنی** یہ ہے کہ حیض والی عورت کو ایسے طہر میں طلاق دی جائے جس میں جماع نہ کیا ہو۔

**طلاق بدعی** یہ ہے کہ حیض یا ایسے طہر کی حالت میں طلاق دی جائے جس میں جماع کیا ہو۔

**طلاق لا ولا** نہ ہوتی ہے اور نہ بدعی مثلاً آیرہ (وہ عورت جس کا حیض کمزوری کی وجہ سے بند ہوا ہو) یا صغیرہ (کم عمر لڑکی)، حاملہ، غلغہ (وہ عورت جس کو خلع دیا گیا) اور غیر بدخولہ (وہ عورت جس کے ساتھ شوہر نے جماع نہ کیا ہو) کی طلاق۔

**واجب** ہے مولیٰ (مالک) یا حاکم کا حکم ہو یا جماع سے عاجز ہو۔

**مندوب** یعنی مسنون ہے بدعتین عورت کو طلاق دینا۔

**مباح** ہے جب شوہر میلان نہ رکھتا ہو اور پرورش نہ کرتا ہو۔

**مکروہ** ہے نیک چلن عورت کو طلاق دینا۔

**حرام** ہے طلاق بدعی۔

**حکم:** آزاد مرد تین طلاق تک دے سکتا ہے اور غلام دو۔ طلاق کو کسی صفت یا شرط کے ساتھ بھی معلق کیا جاسکتا ہے۔

طلاق نکاح سے پہلے نہیں ہوتی۔ چار افراد؛ نابالغ، مجنون، سو یا ہوا اور مجبور کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

**رجعت** یعنی طلاق سے پلٹنا۔ اگر طلاق ایک یا دوم تہ دے اور عدت کے دن نہ گزرے ہوں تو شوہر رجوع کر سکتا ہے۔ اگر عدت کے دن گزر چکے ہوں تو عورت کے ساتھ نکاح جدید کرنا ہوگا اور عورت شوہر کے ساتھ طلاق کی بقیہ تعداد تک رہے گی۔

اگر تین طلاق دیا ہو تو عورت پانچ شرطوں کے بغیر حلال نہیں ہوگی:

۱۔ طلاق کے بعد عدت گزارے۔

۲۔ عورت دوسرے شخص سے نکاح کرے۔

۳۔ دوسرا شخص اس عورت سے جماع کرے۔

۴۔ عورت اس دوسرے شخص سے طلاق یا تن لے۔

۵۔ اس دوسرے طلاق کی عدت گزار جائے۔

**ایلاء:** شوہر کے اس بات کا حلف اٹھانے کو کہتے ہیں کہ بیوی کے ساتھ جماع نہیں کرے گا مطلقاً کسی مقررہ مدت کے لیے جو چار مہینوں سے زیادہ ہو۔

شوہر کو چار مہینوں کی مہلت ہے اور اس کو اختیار ہے کہ جماع کرے اور کفارہ دے یا طلاق دیدے۔ اگر شوہر ان دونوں سے انکار کرے تو حاکم طلاق دے گا۔

**ظہار:** شوہر اپنی بیوی کو ایسی عورت کے ساتھ تنبیہ دے جو اس کے لیے حلال نہیں ہے اور اس کے بعد طلاق نہ دے اور پلٹ جائے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، ورنہ دو مہینے روزہ رکھے، ورنہ ساٹھ سینکڑوں کوئی کس ایک مد



یعنی بارہ چھٹانگ (۶۰۰ گرام) غلہ دے۔

**عدت** اس مدت کو کہتے ہیں جس میں عورت کا رحم پاک ہو سکتا ہے۔ عدت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ عدت شوہر کی وفات کے سبب ہو اور عورت حمل سے ہو تو وضع حمل تک عدت ہے، اور اگر حمل نہ ہو تو چار مہینے دس دن تک۔

۲۔ اگر عدت کسی دوسرے سبب سے ہو اور عورت حمل سے بھی ہو تو وضع حمل تک اور اگر حمل نہ ہو اور حیض آتا ہو تو تین کامل طہر تک، اگر عورت نابالغ یا ایسی ہو جس کا حیض بند ہو گیا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے۔

اس عورت کے لیے عدت نہیں ہے جس کو جہاز سے پہلے طلاق دی گئی ہو۔

باندی اگر حمل سے ہو تو آزاد عورت کی عدت ہوگی، ورنہ دیگر اسباب میں اس کی نصف مدت شمار ہوگی۔

**عدت کا نفقہ:** طلاق رجعی میں شوہر پر عورت کی سکونت اور نفقہ واجب ہیں، اور بائین میں صرف سکونت، لیکن حاملہ ہو تو نفقہ بھی واجب ہے۔

**احداد** کے معنی زینت سے روکنے کے ہیں۔ شوہر کے وفات پانے پر عدت کے زمانے میں عورت کے لیے زینت اور خوشبو سے احتراز کرنا اور سابقہ مکان میں سکونت رکھنا واجب ہے ہوا اس کے کثرت و تواتر، ہوا طلاق بائین کے لیے صرف سکونت کی پابندی واجب ہے۔

**رضاعت** دودھ پینے کو، رضیع دودھ پینے والے بچے کو اور مرضعہ دودھ پلانے والی عورت کو کہتے ہیں۔

کوئی عورت دوسرے کے بچے کو دودھ پلانے تو رضیع اس کا بچہ ہو جائے گا جب کہ بچے کی عمر دو سال سے کم ہو اور پانچ متفرق دفعات میں دودھ پیا ہو۔ مرضعہ کا شوہر بچے کا باپ ہوگا اور بچے پر مرضعہ اور وہ عورتیں جو اس کے نسب یا دودھ کا رشتہ رکھتی ہیں حرام ہوں گی۔ مرضعہ کے لیے اس بچے کے ساتھ یا اس کی اولاد کے ساتھ نکاح حرام ہے، سوائے

ان لوگوں کے جو رشتے داری میں اس بچے کا درجہ میں یا اوپر کے درجہ میں ہیں۔

**نفقہ** کھانے پینے اور رہنے کے خرچ کو کہتے ہیں۔ تین اسباب کی بنا پر نفقہ واجب ہوتا ہے:

۱۔ قرابت۔

۲۔ ملکیت۔

۳۔ زوجیت۔

**قرابت** میں والدین اور اولاد کا نفقہ ایک دوسرے پر واجب ہے۔ ماں باپ کا نفقہ اولاد پر صرف بے مائیگی کی وجہ سے ہے، مگر اولاد کا نفقہ ماں باپ پر بے مائیگی کے علاوہ کم سن و غیرہ کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔

**ملکیت:** غلام اور مومنہ کی کا نفقہ مالک پر واجب ہے۔ ان کو ایسے کام پر مجبور نہ کیا جائے جس کی طاقت ان میں نہ ہو۔

**زوجیت** میں اُس بیوی کا نفقہ جو بہرہ دہی سے انکار نہ کرے شوہر پر واجب ہے۔ شوہر خوش حال ہو تو دودھ غلہ یعنی دیرھیر (ایک کلو دو سو گرام) اور سالن حسب عادت اور لباس دینا واجب ہے۔ تنگ دست ہے تو ایک مد غلہ یعنی بارہ چھٹانگ (چھ سو گرام) اور متوسط حال ہے تو دیرھیر (نو سو گرام)۔ اور حیثیت ہے تو خدمت کا بھی انتظام کرے۔

شوہر نفقہ نہ دے یا مہار سے پہلے ہر ادا نہ کر سکے تو عورت نکاح ختم کر سکتی ہے۔

**حضنت** کم سن بچے کی پرورش کو کہتے ہیں۔ اگر شوہر اپنی بیوی کو کلی حدہ کرے اور بیوی کو شوہر سے بچہ ہو تو بیوی بچے کی پرورش کا ترجیحی حق ہے کی عمر تیز یعنی سات سال کی عمر تک رکھتی ہے۔ اس کے بعد بچے کو اختیار ہوگا کہ وہ دونوں میں سے جس کے ساتھ چاہے رہے۔

**شرایط:** حضانت کے سات شرائط ہیں:

۱۔ عقل۔

۲۔ آزادی۔

۳۔ دین۔

۴۔ عفت۔

۵۔ امانت۔

۶۔ اقامت۔

۷۔ مُخلو یعنی بچہ کی ماں شوہر سے خالی ہو۔

ایک شرط بھی مثنویہ و توحفانہ کا حق ختم ہو جائے گا۔

## متفرقات

**اوتداد:** کفر کے قول یا عمل سے اسلام سے روگردانی کرنے کو کہتے ہیں۔

مرد کو تین دن تک تو بہ کی ہدایت دی جائے۔ اس اثناء میں تو بہ کرے تو بہتر ہے ورنہ امام کے حکم سے قتل کیا جائے۔ اس کی میت کو غسل نہ دیا جائے، اس پر نماز نہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

**نادر کب:** فرض نماز چھوڑنے والے کو کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ شخص جو اعتقاد نہ ہونے کی وجہ سے نماز چھوڑے۔ اس کا حکم مرد کا حکم ہے۔

۲۔ وہ شخص جو نماز واجب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو مگر سستی کی وجہ سے نماز چھوڑ

دے۔ اس کو تو بہ کی ہدایت دی جائے۔ اس نے تو بہ کی اور نماز پڑھی تو بہتر ہے، ورنہ سزا کے طور پر قتل کیا جائے اور اس کا حکم مسلمانوں کا حکم ہے۔

**مسابقت:** ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنے کو کہتے ہیں۔ چو پاپیوں

کے دوڑانے اور تیر لگانے میں معینہ مسافت اور طریقے پر ایسے عوض پر جس کو دونوں میں

سے کوئی ایک اپنے ذمے لے۔ وہ خود سبقت لے گیا تو عوض اس کا ہوگا، ورنہ دوسرے کا۔

اگر دونوں ایک ساتھ عوض مقرر کریں تو تیسرے محلّٰل کے داخل ہونے بغیر سبقت جایز نہ

ہوگی۔ محلّٰل سبقت لے گیا تو وہ دونوں عوض پائے گا، ورنہ کسی کو کچھ نہ ملے گا۔ محلّٰل اس شخص

کو کہتے ہیں جس کی شرکت کی وجہ سے شرط حلال ہوگئی۔

**ایمان:** یقین کی جمع ہے جس سے مراد خلف ہے۔ حلف اللہ کی ذات یا اس کے نام یا اس کی ذات کی صفت سے معتقد ہوتی ہے۔ اگر کسی نے کسی کام کے کرنے کا حلف اٹھایا تو اس کو اختیار ہے کہ وہ کام کرے یا کفارہ دے۔ ارادے کے بغیر زبان سے حلف کے الفاظ نکل جائیں تو اس کو یمنین لغو کہتے ہیں اور اس میں مضا نقد نہیں ہے۔ اگر کسی نے کسی کام کے نہ کرنے کا حلف اٹھایا اور کسی دوسرے کو اس کے کرنے کے لیے حکم دیا تو اس میں حلف کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔

**کفارۃ یمین:** میں تین امور میں اختیار ہے:

۱۔ ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے

۲۔ یا دس سکینوں کو فی کس ایک مد یعنی بارہ چھٹانگ کیے حساب سے غلہ دے

۳۔ یا ان کو لباس پہنائے۔

اگر یہ تینوں امور نہ ہو سکیں تو تین دن روزے رکھے۔

**فذر نیک:** کام کے کرنے کے کما راہہ کو کہتے ہیں۔ نیکی کے طور پر کسی جائز کام یا عبادت کے لیے جو نذر کی جائے اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ گناہ کے کام کرنے یا کسی جائز کام کے چھوڑنے کے لیے نذر صحیح نہ ہوگی۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین